فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان ہدایت اقتران بفضل ایزد منان نسخہ

دلائل سنیّہ

فی

اجوبۃ المسائل السُّنیّہ

یکی از تالیفات بابرکات جناب ممدوح اکابر انام موہبت فرمائے
خاص و عام تعلیم فرمائے تعلّم گاہ مطالب
عالیہ علامۂ زمن مولوی سید علی حسن صاحب سلمہ
رب ذو المنن جائیسی ارشد تلامذہ

جناب علیشان مکان طاب ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ

حسب ارشاد فیض بنیاد نجم الملۃ والدین جناب سید نجم الدین حسین صاحب دام اقبالہ

در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اہتمام سید عابد علی طبع شد

۸۷۶۶

رسالہ رضیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ مجیب السائل والصلوٰۃ علی سید رسلہ مبعوث بقوی الدلائل
والہ اشرف الذرائع والوسائل ولعنۃ اللہ علی اعدائہم الاوغاد الرذائل
اما بعد یہ رسالہ ہی مشتمل جواب سوالات اہلسنت کے اضعف العباد السید علی حسن
عفی عنہ نے کہ بکمال عجلت محض نظر باظہار حق وحمایت دین ہدات اونہین کے
کتابون سے بمضمون اسکے کہ فاق القول ما قالت خذام قلوب جانب مخالف
مین اعتبار زائد ہوگا لکھا اور نام اس رسالہ کا ادلہ سنیہ فی اجوبۃ المسائل السنیہ
رکھا وعلی اللہ التوکل وبالنبی والمعصومین علیہم السلام التوسل
سوال اول عقیدہ امامت جزو ایمان ہے اوسکا ثبوت یقینی چاہیے پہر نہ کلام اللہ
مین اوسکا پتہ اور نہ احادیث متواترہ مین اوسکا ذکر جواب موجبہ بیان
فرمائین اور آمین بغائین مین نہ اوڑائین۔

جواب بلا شبک ثبوت اوسکا یقینی چاہیے اور اثبات پر اوسکے دلائل عقلیہ و نقلیہ قائم ہین اہلسنت کو عقل سے کام نہین اسلیے بعض دلائل نقلیہ پر اکتفا ہوتی ہے قرآن مجید مین قول حقتعالی موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے خطاب فرمایا ہی انی جاعلک للناس اماماً قال و من ذریتی یعنی مین گرداننے والا ہون تمکو واسطے آدمیون کے امام عرض کی ابراہیم نے اور اولاد سے میرے یہان امام یعنی پیغمبر و نائب پیغمبر دونون کے ہین چنانچہ اسکی تفسیر مین ابن مغازلی شافعی نے مناقب مین ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ دعای حضرت ابراہیم منتہی ہوئی طرف میرے اور طرف علیؑ کے کہ ہم مین سے کسی نے کبھی بت کو سجدہ نہین کیا پس مجھے نبی کیا اور علیؑ کو وصی کیا انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ مقرر کرنا نبی و امام کا کار حق تعالی ہے کار خلق نہین اور مستحق نبوت و امامت وہ ہے جسنے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا ہو پھر فرمایا حقتعالی نے لاینال عھدی الظالمین یعنی میرے عہد کو ظالمین نہ پاوینگے یہانسے امامت کا ہونا ہو حقتعالی سے ظاہر اور یہی جلالت امامت پر دلیل باہر ہے اور حدیث تو بین الفریقین مشہور اور متواتر ہے کہ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جسنے امام زمان کو اپنے نہ پہچانا اوسکی موت جاہلیت کی ہوگی معلوم نہین کہ اہلسنت نے کسکو اپنے زمانے کا امام قرار دیا اور موت اونکی کس طور پر ہوتی ہے اور تعجب ہے کہ فاعل فعل جملہ امور سائر تو حقتعالی کو جانتے ہین باینہمہ حق تعالے کو فاعل امر امامت نہین جانتے اور

اوسکو باختیار خلق گردانتے ہین۔

سوال ۲ اگر یہ انما ولیکم اللہ سے امامت حضرت امیر علیہ السلام کے ثابت ہوتی ہی تو اس سے اور اماموںکی امامت باطل ہوتی ہی چنانچہ لفظ انما ظاہر ہے۔

جواب ۲ مدخول لفظ انما صیغہ جمع ہے اور بنا بر مذہب شیعہ کے جمیع ائمہ معصومین علیہم السلام نے حال رکوع مین سائل کو عطا کیا ہے پس انحصار امامت کا ائمہ اثنا عشر مین ہوگا اور بہت سے روایات واحادیث فریقین امامت ائمہ اثنا عشر پر دال ہین دیدہ حق بین چاہیے صراط مستقیم مین فیروزآبادی صاحب قاموس نے لکہا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ مینی دیکھا ساق عرش پر لکھا ہوا ساتھ نور کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تائید کی مین نے اونکے ساتھ علی کے اور نصرت کی مین نے اونکے ساتھ علی کے بعد اوسکے بعد اونکے حسن اور حسین بعد اوسکے دیکھا مینی علی علی علی محمد محمد جعفر موسیٰ حسن حجۃ پس کہا مینی خداوندا یہ لوگ کون ہین ندا آئی کہ یہ امام ہین بعد تمہارے اور بہترین ذریت تمہارے ہین۔

سوال ۳ لفظ ولی کے معنی حاکم ہونے پر کونسی کتاب لغت شاہد ہے اور اگر کوئی کتاب اسپر دلالت کرتی ہے تو کونسی ضرورت ہی کہ معنی مشہور محبوب کے چھوڑکر یہ معنی لیتے ہین باانیہمہ جب احتمال آگیا تو پہر کلام مشتبہ ہوگئے قابل استدلال نہ رہے وہ بہی ایسے ضروریات دین کے لیے۔

جواب ۳ غیاث اللغات جسکے مولف سُنّی المذہب ہین چہپکر دست بدست پہر رہی ہے اوسمین سے ولی کے معنی حاکم کے موجود ہین اور اس آیہ مین سوا بجز حاکم کے اور معنی درست نہین ہو سکتے اسواسطے کہ اسکے معنی یہ ہونگے

کہ نہین حاکم تمہارا سے مگر خدا اور رسول اور وہ لوگ کہ جنکے اوصاف سے اقامت صلواۃ و عطاے زکوۃ در حال رکوع ہے اور اگر دوست و ناصر کے معنی لیے جاوین تو انحصار دوست اور ناصر ہونیکا اونہین لوگون مین ہوگا کہ جو موصوف بہ صفات مذکورہ فی الآیہ ہین حالانکہ یہہ خلاف واقع و منافی فرمودہ حقتعالی ہے اسواسطے کہ جملہ مومنین آپسمین دوست و ناصر ہین خواہ وہ در حال رکوع زکوۃ دیوین یا نہ دیوین وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَہَاجَرُوْا وَجَاہَدُوْا بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بہ تحقیق کہ وہ لوگ ایمان لائے اور مہاجرت کی اور جہاد کیا ساتھ اپنے مالون کے اور جانون کے بیچ راہ خدا کے اور وہ لوگ کہ پناہ دے اونہون نے اور مدد کی وہ لوگ اونکے دوست ہین بعض کے اور ظاہر ہے کہ کسی نے مومنین مہاجرین و مجاہدین و غیرہم سے زکوۃ حال رکوع مین نہین دی اور احتمال کا حال جو لکہا تو وجہ کے معنی مشہور منہہ کے ہین پس چاہیے کہ وجہ اللہ مین معنی منہہ کے لو اور خدا کے واسطے جسمیت ثابت کرو حالانکہ یہ خلاف عقیدہ اہل اسلام ہے

سوال ۲ امام زمان باہر کیون نہین آتے اور تشریف لاکر دین نبی کی تائید کیون نہین کرتے اگر عذر تقیہ تہا تو پہلے شیعیان ایران و ہند و مخلصان دکن و سندہ کی تعداد لاکہون کو پہونچ گئے ہون اگر ان شیعون کو حضرت امام ایماندار نہین سمجہتے اور بظاہر ہوگا تو یہی ہوگا تو ویسے فرمائے۔

جواب ۲ جناب رسولخدا نے صلح حدیبیہ کیون فرمائی غار مین پوشیدہ کیون ہوے ہان آپ سچ کہتے ہین جو یار غار ہونیکا دعوی کرتے تھے

وہ چھپنے کے وقت تو یار غار بن تے تھے اور جنگ مین فرار کرنے سے عار نہ کرتے تھے
اسی وجہ سے حضرت کو اونکے ایمان پر بھروسہ نہ تھا اور موافق روایت
جمع بین الصحیحین تو آپ نے صاف صاف فرمادیا کہ ای عائشہ اگر تیرے قوم
قریب العہد بہ جاہلیت یا قریب العہد بکفر یا قریب العہد بشرک نہوتے
علی اختلاف النسخ اور یہہ بھی خوف لسکا نہ ہوتا کہ اونکے قلوب پھر جاوینگے تو خانہ کعبہ
مین موافق اساس ابراہیم کے بناتا فرمائیے قوم عائشہ کون لوگ تھے اور
یہ تقیہ نہین ہے تو کیا ہے فرعون کا حال دیکھیے کہ بزتون خدائی کرتا رہا بندگان
خدا کو کہ اوسمین اطفال بے گناہ بھی تھے ناحق قتل کرتا رہا فوج ملائکہ تو موجود
تھی بکثرت اگر بنی آدم شنیع نہ تھے لیکن جب مصلحت مقتضی ہوی اوسی وقت
انتقام ہوا پس شیعون کو بھی آپ بمقام فوج ملائکہ سمجھے بے ایمانی کا گمان اونپر
نہ کیجیے اسواسطے کہ وہ مطیع معصوم ہین اور معصوم پر احتمال خطا نہین بخلاف تابعین
خلفا کے کہ وہ بسبب عدم عصمت کے جائز الخطا ہین اور اونکے خطاؤن کی
تصریحات احادیث نبویہ مین موافق آپکی کتب کے وارد ہوئی ہے اسی مقام سے
سمجھہ لیجیے جو حدیث اوپر مذکور ہوی ہے مصرع تا سیاہ روی شود ہر کہ دروغش باشد

سوال ۵ امام کا تقرر اس غرض سے ہے کہ امتون کو غلطی نہو تو حضرت امام
روپوش رہنے مین خطاوار ہین اور اگر کوئی اور غرض ہے تو ضرورت ہی
کیا تھی کہ جو ایمان مین ایک تیسرے پتھر امامت کی لگائے اور پھر سنیون پر
بوجہ خلافت خلفا کے جو معصوم نہین کیا اعتراض رہا ——

جواب ۵ جس غرض سے تقرر پیغمبر ہے اوسی غرض سے تقرر امام بھی ہے

جو وجہہ واسطے پوشیدگی جناب رسالتمآب کی اور جاری رہنے بلا ہینہ
کی تا ایام پوشیدگی تجویز کیجیے گا وہی وجہہ بجنسہ یہان بہی تجویز ہوگے
اور سزای اتالیقی خدا و پیغمبر بدست خالق اکبر ہے اور خلافت تو آپکی
خلفا کے بقول فخر رازی کہ وہ تمہارا امام ہی اور خلافت مین عصمت
کو شرط جانتا ہی باطل ہوی جاتی ہے سنیون کا قصور اتنا ہے کہ
جائز الخطا کو خلیفہ پیغمبر جانتے ہین پہلی اپنے گہر کے خبر لیجئے پہر اورونکو۔
خبر دار کیجیے گا مگر مصرعہ کہ خویشتن گم است کرا رہبری کند

سوال ۶ کلام اللہ بجنسہ محفوظ ہے تو اول تو احادیث کلینی اور اتفاق
مذہب کا کیا جواب دوسری آیات مدح صحابہ مثل والسابقون الاولون
الخ اور والذین ہاجروا وجاہدوا الخ اور والذین معہ اشداء
علی الکفار وغیرہ پر ایمان مین کیا دیر ہے اور اگر صحابہ کے ایمان
مین کلام ہی تو سوا اونکی جو کوئی ان آیات کا مصداق ہی اوسکے ایمان
پر کیا دلیل ہے ایسی دلیل جس سے خوارج کو ساکت کرنے کو پیش کرو

جواب ۶ شیخ عبدالحق دہلوی کتاب رجال مشکواۃ مین لکہتے ہین کہ تین
سو آیتین حق علی بن ابیطالب مین نازل ہوئین کہ اسقدر آیتین حضرت علے
کی شان مین مصحف موجود مین نہین ہین اور سیوطی نے تو اتقان مین بہت
ضایع ہونا قران کا لکہا ہی اور درمنثور مین ہے کہ کوی نہ کہے کہ مینی تمام
قرآن کو پڑہا تحقیق کہ قران سے بہت کچہ جاتا رہا انتہی پس اگر قرآن مجید
بجنسہ محفوظ ہے تو اسکا کیا جواب اور آیہ السابقون الاولون وغیرہ

سی فضیلت اونہین صحابہ کی پائی جاتی ہے کہ جنہین یہ اوصاف بیان
اور آپکی حاشا تو پہ تصریح آپکی علما کے ان اوصاف کے ساتھہ موصوف کے
نہ تہی بجز فرار کے حالت حیات مین رسول خدا کے اور سخت گیری مین
آل اطہار کے بعد وفات اوس جناب کے اور کسی چیز مین سبقت نہین لیگی
دیکہو ملل ونحل شہرستانی کو کہ کوئی دقیقہ ایذادہی کا نسبت عترت اطہار کے
آپ کی خلفای کبار سی نہین چہوٹا اور مالک ابن نویرہ وسعد ابن عبادہ
وابو ذر غفاری وابن مسعود وغیرہ صحابہ مقبولین کے بہی باعث ہلاکت
ہوے فقط

سوال اگر کلام اللہ غیر محفوظ ہے تو اول تو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ
اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن وغیرہ کا کیا جواب ہے دوسری بشہادت حدیث
ثقلین وہ شیعون کو ثقلین کے ساتھہ تمسک باقی نہوگا فقط

جواب خلیفہ ثالث نے تو بہت سے قران جلوا دئی اور جنگ یمامہ
مین تو اکثر قرا شہید ہوی اس سی غیر محفوظ ہونا کلام اللہ کا ظاہر ہوتا ہے
توپہر انا لہ لحافظون کا مصداق آپ کیونکر قرار دینگے اور تصدیق
قول خداوند عالم کیونکر کرینگے اور خلیفہ ثانی نے جو کہا کہ ہمین کتاب
خدا کافی ہے اونکی کفایت کون کریگا نہ دین وایمان کہ رسولخدا
نے واسطی اطاعت ثقلین کے حکم دیا اور برخلاف اوسکے عہود ثلاثہ
مین بجز آتش افروزی کے بہ نسبت ثقلین کے اور کچہہ ظہور مین نہ آیا
عجب بات ہے کہ پیر و مرشد تو آپکے جلاوین اور جواب ہمسی پوچہین

سوال حضرت امام عسکریؑ نے جو اپنی کلام اللہ کی تفسیر لکھی اور باقی نے کلام اللہ کی تفسیر نہ لکھی تو گیا اونکو بھی مثل اور شیعون کے کلام مجید یاد نہ تہا فقط

جواب جبکہ قران مجید اصلی سے یاران یار غار نبی روگردانی کے اور جلانے اور جلوانے کو جائز رکہا بلکہ اوسکی جلانے مین اہتمام ایسا کیا کہ عاق ماد رنامہربان بہی ہوی اور بہت کچہ بنابر روایت ونشو ضایع کیا تو اوسکے تفسیر کون سنتا تہا اور کون لکہنے دیتا تہا اور اپنی خلیفہ ثالث کو تو دیکہی کہ جا بجا سے تلاش کروا کی لوگون سے قران مجید کو جمع کروایا کیا اونکو بہی مثل آپ کی خلیفہ ثانی کے کلام اللہ یاد نہ تہا سیوطی نے جامع کبیر مین لکہا ہے کہ عمر ابن خطاب نے آیہ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار مین لفظ الانصار کو رفع دیا اور والذین اتبعوھم باحسان سے واو کو جدا اور لفظ الذین کے مرفوع کیا پس زید ابن ثابت نے کہا کہ والذین ہے عمر نے کہا الذین ہے زید نے کہا کہ امیر المومنینؑ عالم ترہین عمر نے کہا ابی ابن کعب کو بلاو جب ابی ابن کعب آئی اور اوسسے پوچہا تو ابی ابن کعب نے کہا والذین اتبعوھم باحسان ہے قسم ہے خدا کے کہ مجھی رسول خدا نے اسی طرح پڑہایا ہے اور تم بیماکن بیچتی تھے اور صحیح مسلم مین مذکو ہے کہ ایک شخص پاس عمر کے آیا اور کہا کہ مجھی احتیاج غسل جنابت

کے ہوئی ہین میتے پانی نہ پایا عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑہ فقط یہانسی صاف ظاہر ہے کہ آیہ تیمم آپکے خلیفہ ثانی کو مطلق یاد نہ تہی اور اسی طورسے بہت سے آیتین ہین کہ آپکی کتابون سے اوسکا یاد نہونا خلیفہ ثانیکو ثابت ہے —

سوال ۹ تقیہ کی کیا سند ہے یعنی کہین کلام اللہ مین حکم یا ارشاد ہوئی ہے کہ کیا کرو اور تقیہ کس غرض سے دین مین داخل ہوا اگر نبیؐ و امام دین بتانی کے لئے آتی ہین تو چہپانی کے کیا معنی اور چہپانی کیلئے آئی ہین تو فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین کے کیا معنی ہین —

جواب ۹ دیکہو اپنی تفسیر بیضاوی کہ آیہ الا ان تتقوا منہم تقٰۃً اور آیہ الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان کی تفسیر مین کیا لکہتی ہین اور کس شد و مد سی حسب ارشاد نبویؐ تقیہ کو جائز کرتی ہین بلکہ لکہا ہے کہ بعض قرّا نے تقٰۃ کو تقیّۃ پڑہا ہے اور تقیہ تو شعار پیغمبرون کا ہے بیضاوی مین قصہ حضرت موسی مین تفسیر آیہ و فعلت فعلتك التی فعلت مین لکہا ہے کان موسی یعایشہم بالتقیۃ یعنی حضرت موسی بسر کرتی تہے فرعونیون مین بتقیہ اور فردوس دیلمی مین جناب امیرؑ سے منقول ہے التقیۃ دینی و دین آبائی یعنی تقیہ دین میرا ہے اور میرے آبا کا اور حدیث جمع بین الصحیحین جو بنا بانی ام المومنین دربارہ بنای خانہ کعبہ اوپر گذر چکی ہے واسطے اثبات تقیہ کے کافی ہے

اور مواہب لدنیہ مین مذکور ہے ماز ال النبی مستخفیا حتیٰ نزل
فاصدع بما تومر قالوا وکان ذالک بعد ثلث سنین من
النبوۃ وھی التی اخفی رسول اللہ امرہ الی ان امرہ اللہ
تعالی باظہارہ فنادی قومہ بالاسلام وصدع بہ یعنی
پیغمبر ہمیشہ اپنی نبوت کو مخفی رکھتے تھے یہانتک کہ آیہ فاصدع الی
آخرہ نازل ہوا اور یہہ حال جناب رسول خدا کا بعد نبوت کی
تین برس تک رہا کہ اپنے امر کو کفار سے چھپای رکھتی تھی یہانتک
کہ اظہار کا حکم ہوا ایں اپنے قوم کو ساتھہ اسلام کے دعوت کیا
جہان فاصدع بما تومر ہے وہان لکم دینکم ولی دین بھی
ہے ذرا موافق دعوی کے اگرچہ محض غلط ہے قران کو دیکھا تو
کیئے حفظ تو اوسکا جبکہ آپ کے خلفا سے نہو سکا تو آپ سے اسکی توقع
بہت بعید ہے فقط

سوال غار مین آپکے ساتھہ کون تہا حضرت ابو بکر صدیق تہے
اور یہی کہو گے بعد اسکے کہ خدا اونکو بشہادت لفظ لصاحبہ
کہتا ہے تم کیون نہین کہتی ہو

جواب مصرعہ ان جہنی کو یار غار تہے اوجنگ مین فرار ہ واضح رہے
زندیق ہو یا صدیق ہو لفظ صاحب سے کچہ فضیلت نہین نکلتی حقتعالے
نے مشرکین کا صاحب رسول خدا کو سورہ والنجم مین فرمایا
کہ ماضل صاحبکم وما غوی اب چاہئی کہ مشرکین کو فضیلت

ہووے تمہارے صاحب پراتکے کہ رسول خداکو صاحب اونکا فرمایا
اور یہہ تو صاحب رسول خداکے تہے اسیطرح خدانی ذوی العقول
کو صاحب غیر ذوی العقول کا فرمایاہے یاصاحبی السجن حالانکہ
غیر ذوی العقول کیسے طرح ذوی العقول سے اشرف نہین اور صحابے
کہتی ہین ہمکو تامل نہین ولیکن سے صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند؛ وبلے
بعضی کوکب نحس وشوم اند؛ ہرکہ راروی بہبود می نداشت؛ دیدن
روی نبی سودی نداشت؛ —
سوال ۱۱ حضرت ابوبکر کی شانمین اللہ کلام اللہ مین ان اللہ معنا
فرماتاہے خداتو اونکا ساتہہ دی تم کیون نہین دیتی —
جواب ۱۱ ای صاحب خداوند عالم یہہ لفظ اونکے شان مین کیون
کہنی لگا اسلئے کہ جوکہ ساتہہ اوسکے رسول کا نہ حال حیات مین بوقت
جہاد دیوی وہ بعد ممات دفن وکفن مین شریک ہووے اوسکے ساتہہ
تیون ہونے لگا دیکھو مثنوی مولوی روم کہ آپ کے مرشد ہین کیا
فرماتے ہین سے چون صحابہ حب دنیا داشتند؛ مصطفی را بیکفن
بگذاشتند —
سوال ۱۲ حضرت علی یا آیۃ اہلبیت کی شانمین بہی کہین ان اللہ معنا آیاہے
جواب ۱۲ سوری کے سورہ اہل بیت کے شان مین نازل ہوئے ہین
ایک دو لفظ ہون تو بتاؤن بلکہ اونکے کنیزون کے باری مین آیتین
نازل ہوئی ہین دیکھو تفسیر علاصمی سے مدح حیدر میکند عالم بیان باجد زمان

اشیان وجنیان و عرشیان و قدسیان ٭ کیست مداح ابوبکر و عمر فرسنیان
پس بقول ہندیان اپنی ہی مونہہ مٹھو میان ٭ اور چونکہ جناب امیر علیہ السلام
بحکم آیہ مباہلہ نفس رسول ہین باتفاق فریقین تو اس لفظ معنی مین بہی
شامل ہین اور اس لفظ مین تو شرکت یار غار ہرگز نہین ہوسکتی اگر وہ
شریک ہوتی تو نزول سکینہ مین بہی شریک ہوتے اس لئی کہ جب مومنین
ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہوی ہین تو خدا نی نزول سکینہ اپنے
رسول پر بہی کیا ہے اور مومنین پر بہے فانزل اللہ سکینتہ علی
رسولہ و علی المومنین موجود ہی چونکہ یہان سوای رسول خدا
کے اور کوی مستحق نزول سکینہ نہ تہا حق تعالی نے اپنے رسول پر سکینہ
کو نازل کیا اور یار غار محروم رہے ٭ بس کن حدیث غار کہ عار است
نزد عقل ٭ الحزن و بیقراری شیخ معتبر
سوال ۱۳ حضرت ابوبکر کو حضرت رسول صلعم نے امام بنایا اگر وہ
کافر تہی یا فاسق ہے تو کیون امام بنایا
جواب ۱۳ بروایت موطہ وغیرہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ نے شہداء احد کی ایمان داری پر گواہی دی تو اونہوں نے
کتنا ہی چاہا کہ خود بہی ایمان دار بنین مگر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے یہی فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ بعد میری تم دین مین کیا کیا
ایجاد ین کروگے بہلا رسول خدا صلعم اونکو امام کیون بنانے لگی البتہ
اونکے صدیقہ نے بروایت سنیت بحال غشی مین رسول خدا صلعم کے اپنے

مرد فاجر کے پس اسکے صالح ہونیکی دلیل کیونکر ہوگی اور ہماری مذہب
مین بدون اذن امام جو جہاد ہو اسکی غنایم مال امام علیہ السلام ہین علاوہ
اسکی مشترکات بدون جہاد کے بہی مملوک اہل اسلام ہوسکتے ہین فقط

سوال ۱۵ موافق ارشاد آیہ الذین اتیناہم الکتاب یتلونہ
حق تلاوتہ الی آخرہ جو منجملہ علامات ایمان ہے یون معلوم ہوتا ہے
کہ جس فرقہ کے لوگ بکثرت تلاوت کرینگے وہ تو مومن ہونگے باقی کافر
اب فرمائی کہ ایسے لوگ شیعہ ہین یا اہل سنت جواب معقول لکہیے
اور حق تلاوت سے خشوع وخضوع مراد لیتے ہو تو شیعون مین بہی احتمال
نہین اسلئے کہ خشوع کے لئے اعتقاد چاہیئے شیعہ کلام اللہ کو بیاض عثمانی
سمجہتے ہین باایہمہ لفظ حق تلاوت مفعول مطلق ہے اور عامل اوسکا
یتلونہ ہے اسلئے ضرور ہے کہ وہ بہی از قسم تلاوت ہو سو خشوع اور خضوع
امر قلبی ہے اور تلاوت امر لسانی فقط

جواب ۱۵ ای صاحب تلاوت کسکے کہیئیگا اوسکو تو تمام وکمال باقی نرکہا
اور جتنا باقی رکہا اوسکی یہہ قدر کی کہ اوسکا لکہنا خون حائض سے اور بول
سے جائز جانا کما فی شرح المختصر الوقایۃ ان ھذان لساحران
کو آپ کے اسلاف نے غلط کہا سورہ بقر بارہ برس تک یاد نہوی اور
باقی قرآن کا حفظ تو بخیر معلوم ہوتا ہے کثرت پر ناز کرنا بیجا ہے حق تعالی نے
اوس کثرت کو جو برخلاف اوسکے مرضی کے ہے مذمت فرمائی ہے اور ارشاد
کیا ہے ان اکثرکم فاسقون قلیل کی مدح سے ہے فرمایا ہے قلیل

من عبادی الشکور۔ وکم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة
باذن اللہ کیا حق تلاوت یہی ہے کہ مودت فی القربی کو بہلادوین
لایمسہ الا المطہرون کو مطلقا دہیان مین نہ لاوین فقط
سوال آیہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون سے یون
معلوم ہوتا ہے کہ حفظ کلام اللہ خدا کا کام ہے اس صورت مین اہل
سنت بندگان خاص ٹہرے کہ خدا کا کام کرتے ہین اور اونکا کیا خدا
کیطرف اسیطرح منسوب ہوجاتا ہے جیسی راج مزدورون کا بنایا
ہوا مکان صاحب مکان کا بنایا ہوا کہا کرتے ہین۔
جواب سے گر تو قران بدین نمط خوانی ؛ ببری رونق مسلمانے
واہ واہ اسکی بنا بر معنی یہہ ہوی کہ ہمین نے قران کو نازل کیا اور
ہمین اسکو یاد بہی کرینگے یہہ تو کہین وسی پڑہین خود انکے سی تہری
معنون کو چہوڑکر حرف آشنا ہوتا اور مثل طوطی و مینا کے یاد کرنا یہہ
ہرگز خدا کا کام نہین ہے کاش کہین اتنا ہی آپ کے یہان ہوتا تو شیعہ
تو قران کی لفظ کا یاد کرنا ہی ضرور نہین جانتی ذوبرگ سبز کہہ نہ لحاظ
نمازہین کافی سمجہتی ہین ہان راج مزدورونکا بنایا ہوا طرف مالک کے
منسوب ہوتا ہے لیکن اگر کہین اونہون نے برخلاف مرضی مالک عمارت
کج بنائی تو ظاہر ہین تو اونکے نزدیک اونکی بن ائی مگر مالک کو بدنام
کیا اور پیشگاہ مالک سے سزایاب بہی ہوے خلق کی جانب سے بہی اونپر
نفرین ہوی فقط

سوال ۱۴ شیعون کو کلام اللہ کیون نہین یاد ہوتا ہے اگر یہہ وجہہ ہے کہ
صحابہ اوستاذ کلام اللہ ہین اور اوستاذ کا برا کہنی والا کامیاب نہین
ہوتا تو یہہ کبھی باقی جو کہین کہین شیعہ ملقب بحافظ ہین یا ایک دو کا کہین
کہین نشان دیتی ہو البتہ اول تو کہنی کی باتین ہین اور اگر سچ بہی ہو
تو اہل سنت کے مقابلہ مین ایک دو حافظ ہونا بڑی شرم کی بات ہے

جواب ۱۴ صحابہ سے کہین مراد لیا ہی اپنے خلفا کو تمہی مراد لیا ہے تو
تو یہ کرہ وہ استاذ ہوتے تو نوبت جمع کروانیکی اور تلاش کرکے منگانے
کی اور ونسی کا ہیکو آتی مگر جو کہ اوستاذ تہے مثل ابن مسعود وغیرہ کے
اونسے آپکی خلفانے بڑی بے ادبی انسی کی اسوجہہ سے کبہی وہ کلام اللہ
سے کامیاب نہوے فہم معنی تک سے قاصر رہے چنانچہ اول کا متحیر
ہونا معنون مین ابا و کلالہ کے اور ثانی کا معقول ہونا ایک عورت
سے باب مہر مین اور ثالث کا مورد طعن ولعن ہونا بینگاہ ام المومنین
سی کبہی بلفظ لعن اللہ وکبہی بلفظ قتل اللہ اور کبہی بلفظ قتل
مثل کشاف وروضۃ الاحباب وغیرہ کے انکی کتب مین جابجا وارد ہے
اور حال قلت مقبولہ وکثرت مردودہ اہوبرا آیات سے ہم ثابت کرچکے
فلا نعیدہ ومن لا یکفیہ القلیل لا یجدیہ الکثیر فقط

سوال ۱۵ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہین تو حضرت فاطمہ نے ترکہ
کیون مانگا زندون کے مال مین میراث جاری نہین ہوتی اور شہید
نظیر دو تو یہہ تفسیر کلام کی نہین ہے کیون کہ شہید اپنا انکی بدفسی زندہ ہین

اس بدن کے حساب سے تو مردہ ہیں ہاں جنت میں انکو دوسرا بدن ملجاتا ہے اور موت کا جواب بہی کام کا نہیں کیونکہ موت سی حیات جاتی رہتی ہے تو آپ حیات النبی نہیں اور نہیں جانتے تو میراث کی کوئی صورت نہیں فقط

جواب پہلی جناب سیدہ نے فدک میں دعوی ہبہ کا فرمایا جب ابو بکر نے نہ مانا اور عمر نے سند ہبہ کو پہاڑ ڈالا اور گواہی علیؑ اور حسنینؑ اور ام ایمن وغیرہ کی بہی مقبول نہیں ہوئی اوسوقت جناب سیدہؑ نے میراث کا دعوی کیا پس جسطرح سے میراث حضرت داؤدؑ سلیمانؑ کو پہنچی اور جسطرح سے یحییٰؑ وارث حضرت زکریاؑ ہوے اوسیطرح سے حضرت فاطمہ علیہا السلام بہی وارث ہوئیں زمخشری نے تصریح کی ہے ربیع الابرار میں کہ حضرت سلیمان نے ہزار گھوڑی بوراثت اپنے باپ کے پائے تہے اور کشاف اور بیضاوی میں بہی یہ قول مندرج ہے جسطرح جناب رسالتمابؐ کا حال بعد وفات کے ہے اوسیطرح سب پیغمبرونکا حال بعد وفات کی ہے بلا تفاوت قال الدمیری ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء یعنی خدا نے حرام کیا زمین پر یہہ کہ کہا وے کی اجسام پیغمبرونکو عجیب بات ہے کہ ازواج رسول خداؐ تو حجرات رسولخداؐ پر قابض رہیں اور جناب سیدہؑ کا قبضہ فدک سے جو حیات پیغمبر خدا سے بحکم خدا تہا اوٹہا دیا جاوے القبضۃ دلیل الملک حکم شرعی ہے قابض سی گواہ طلب کرنیکی ضرورت نہیں ہے جناب سیدہؑ سے کہ قابض تہیں

فدک پر گواہ طلب کئے تعجب ہے کہ ماثر گناہ صدقہ حجرات پر تو صادق نہ آوے اور فدک پر صادق آجاوے اور اگر حیات رسول خدا کو مانع میراث جانتی ہو تو خلافت بہی آپکے خلفا کی باطل ہوگی اسواسطے کہ خلافت تو بعد پیغمبر ہوتی ہے اور پہر قول حق تعالی انک میت وانہم میتون جسکو خلیفہ اول نے آپکی پڑہکر خلیفہ ثانی کو آپکے معقول کیا تہا کیونکر صادق آویگا افسوس ہے کہ اتنا ہی آپکو معلوم نہین کہ حایل ہونا موت کا بین الحیاتین واسطی انفاذ میراث وغیرہ کے کافی ہے اور سوا اسکے حیات اخروی اور حیات دنیوی مین فرق ہے اور حیات ایک کا دوسری پر قیاس مع الفارق ہی انتہا

سوال ۱۹ کلینی وغیرہ کتب شیعہ سے یون معلوم ہوتا ہے کہ فدک منجملہ اموال فی ہے اور آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال فی مملوک نبوی نہ تہی اسلئے کہ اول تو بشہادت آیہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وغیرہ شریک جنکی کوی تعداد معین نہین جو اون سب کو پہونچای دوسری بشہادت آیہ والذین جاؤ من بعدھم سے یون معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ مصارف وہ لوگ بہی ہین جو ابہی پیدا نہوی اور قیامت تک پیدا ہوتے رہینگی سو اونکی شرکت تک کی کوئی صورت نہین کیونکہ مالک کا بالفعل موجود ہونا چاہئی بالفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اموال مین ہر ہر فرد کو نہ زمین فدک باٹتی نہ اوسکی آمدنی باٹتی اگر ملک ہوتی تو اون سبہی کی ملک ہوتی اور آپ سرور

تقسیم کرے نہو نہو وقف ہو اس صورت مین حضرت فاطمہ نے کیون طلب کیا
کہ وقف مین نہ میراث جاری ہوتی ہہ

جواب آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ فدک وقف تہا کیا کہی آپکے
ابوبکر مین موجود نہوی والا ابوبکر کو حدیث نحن معاشر کے کہنی کی ضرورت
نہوتی جسوقت جناب سیدہ نے میراث کا دعوی کیا تہا اوسوقت خلیفہ
اول کہدیتی کہ یہہ وقف ہے اور حدیث نحن معاشر سے تو یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ ملوک نبوی تہا بعد چہوڑ جانیکے صدقہ ہوا مصرع بہ بین تفاوت رہ
از کجاست تا بہ کجا خیر بہر کیف آپنے آیہ قران مجید کو غلط لکہا اسی مقام
سے حافظ ہونیکو دیکہا چاہئی معاف کیجیگا الحق مرمت ہو ہے بہر کیف
اب ہم اس آیہ شریفہ کو معہ اوسکی تفسیر کے جلالین سے لکہتی ہین وما
افاء اللہ رد اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم اسرعتم یا مسلمین
علیہ من خیل ولا رکاب ای ابل ای لم تقاسوا فیہ مشقۃ ولکن اللہ یسلط
رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر فلا حق لکم فیہ ویختص
بہ النبی ومن ذکر معہ فی الایۃ الثانیۃ من الاصناف الاربعۃ علی
ما کان یقسمہ من ان لکل منہم خمس الخمس ولہ صلی اللہ علیہ والہ
الباقی یفعل فیہ ما یشاء فاعطا منہ المہاجرین وثلثۃ من الانصا
لفقرہم ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول
لذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ای یستحقہ النبی
والاصناف الاربعۃ علی ما کان یقسمہ من ان لکل من الاربعۃ

خمس الخمس ولله الباقی بنابر تفسیر جلالین خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو اسطرح
کی فی ہے اوسمین حق کسی کا نہین وہ مخصوص خدا اور رسولؐ و ذوی
القربے و یتامی و مساکین و ابن السبیل ہے اور احادیث اہلبیت علیہم
السلام سے کہ وہ اعلم بالقرآن ہین اور خطا سے محفوظ ہین یون معلوم
ہوتا ہے کہ اس آیہ مین یتامی و مساکین و ابن السبیل اہلبیت علیہم السلام
مراد ہین اور ظاہر بھی یہی ہے والا اختصاص کی کوئی صورت نہین اور
مجمع البحرین مین مذکور ہے کہ فدک ایک قریہ ہے قریہ ہائی یہود سے مدینہ
سے دو روز کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہہ قریہ وہ قریہ ہے کہ حق تعالی
نے ارزانی کیا اوسے اپنے رسول پر اسلئے کہ اوسکو فتح کیا رسولخداؐ و علی
مرتضیؑ نے اور کوئی شریک اسکی فتح مین نہ تہا پس اوسی حکم فی کا جاتا
رہا اور انفال کا نام لازم ہوا اور موئید اسکی وہ روایتین ہین کہ جو کتب
اہل سنت مین مذکور ہین معجم البلدان یاقوت حموی شافعی مین روضۃ
الصفا و معارج النبوۃ ملا معین مین و مقصد اقصی مین کہ یہہ سب کتابین
اہل سنت کی ہین مذکور ہے کہ فدک وہ فی ہے کہ لشکر کشی اوسپر نہ ہوئی تھی
اور وہ مخصوص جناب رسالتمآب تہا حضرت جبرئیل یہہ آیہ لیکر نازل ہوے
وآت ذا القربی حقہ یعنی حق عزیز و نکا دیجئی رسولخدا نے پوچھا میرے
عزیز کون ہین اور حق اونکا کیا ہے جبرئیل نے کہا فاطمہ ہین جو انکو فدک
کو اونہین دیجئی اور جو کچہہ حق خدا و رسول ہے فدک مین وہ بھی دیجئی
پیغمبر خدا نے فاطمہ کو بلایا اور ہبہ کا وثیقہ لکھدیا اور اوسی وثیقہ کو ہبہ

جناب رسالتمآب کے جناب فاطمہ پیش خلیفہ اوّل لائین تہین انتہی اور سیوطی
نے درمنثور مین اسی آیت کی تفسیر مین کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
رسولخدا نے فاطمہ کو بلایا اور فدک اونہین عطا کیا اور شیخ علی متقی نے کنز العمال
مین بہی باب صلۂ رحم مین ابو سعید خدری سے روایت لکہی ہے لما نزلت
وات ذا القربی حقہ قال النبی یا فاطمۃ لک فدک یعنی جسوقت نازل
ہوئی یہہ آیت کہا رسولخدا نے یا فاطمہ واسطے تمہاری ہے فدک انتہی پس
اگر فدک ملک سبکی ہوتی تو رسولخدا جناب فاطمہ کو کیون دیتے اور سند ہبہ
کیون لکہتی اور اوسی سند کو جب خلیفہ اوّل نے عامل فاطمہ کو فدک سے
نکالا اور جناب سیدہ نے وہ سند دکہائی تو ابوبکر نے بہی کیون لکہی کہ
جسکو خلیفہ ثانی نے پہاڑ ڈالا چنانچہ برہان الدین حلبی شافعی نے سیرۃ عین
اپنی اور ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ ان ابا بکر کتب لہا بفدک
فدخل علیہ عمر فقال ماھذا قال کتاب کتبتہ لفاطمۃ میراثہا
من ابیہا فقال ماذا ینفق علی المسلمین وقد حاربتک العرب
کما تری ثم اخذ الکتاب فشقہ یعنی ابی بکر نے سند فدک لکہدی عمر
آئی پوچہا کہ یہہ کیا ہے ابوبکر نے کہا کہ سند ہے کہ مینی لکہی ہے واسطے فاطمہ
کے کہ میراث اونکے ہے کہ پائی ہے اپنے باپ سے عمر نے کہا کہ مسلمانونکو
کیا دیا جاویگا حالانکہ عرب سے لڑائی درپیش ہے جیسا کہ دیکہتی ہو
اوسکے بعد اوسکی سند کو لیکر پہاڑ ڈالا اور قطع نظر ان امور کے جو مذکور
ہوئی اگر جناب سیدہ کا حق اوسمین کسیطرح کا تہا یا نہین پہر مطالبہ خلل

کیون کیا اگر وقف ہو تیکو بہی ہم مان لین تو منجلہ موقوف علیہم کے حضرت فاطمہ ہے تہین یا نہ تہین بجز عداوت کے اور تو کوی سبب محروم کرنیکا معلوم نہین ہوتا ہزار حیف کہ خلیفہ ثانی نے دعوی جابر انصاری کو اور جسنی کہا در باب وعدہ رسولخدا آیدون گواہون کے قبول کیا اور جناب سیدہ کہ معصومہ بنص آیہ تطہیر اور بارہا بحکم حضرت رسول کیتہین نہ اونکی دعوی کو قبول کیا اور نہ اونکے لائی ہوی گواہ مثل علی و حسنین کے مقبول ہوے اگر پاسداری رسولخدا آپکے ہوتے تو درصورتیکہ فدک مال مسلمین کا ہوتا مسلمانونسے منت کرکے جناب سیدہ کو دلوادیتی جیساکہ رسولخدا نے فدای ابوالعاص کو کہ زینب بنت رسولخدا نے بہیجا تہا اور وہ ایک قلادہ تہا کہ مادر زینب نے زینب کو دیا تہا حضرت نے مسلمانون سے اجازت لیکر اوس فدیہ کو مسترد فرما دیا کیا دینداری یہی ہے کہ اپنی بیبیون کو تو دس دس ہزار درہم سالانہ دیکے منافع فدک سے منتفع کیا گئے اور خلیفہ ثالث نے تو بلا اجازت مسلمانونکے فدک کو مروان کو دیا اور کہا کہ حق رسولخدا اوسکے خلیفہ کا مال ہوتا ہے اب بتائی کہ وقف کہان گیا اور الذین جاؤ من بعدہم تو کیا کہ الذین حذروا بہی محروم کئیے گئے نہ ذی القربی کو ملا نہ ایتام کو نہ مساکین کو نہ ابن سبیل کو حلوائی نے دودہ سمجہا کر خود ہی نوش کیا اور اپنے یارونکو بہی کہلا یا احسانات بیحد ہمکو جنکی بدولت بادشاہ وقت کہلائی بالکل بہلا یا کہانتک لکہون آپکے مذہب کے علما بہت کچہہ لکہہ گئی ہین سے مرمرا باونکی آبد زروی اعتقاد حق زہرا خود دن ودین بجز اخفند

انصاف کیا ہے اس مقام پر ابن ابی الحدید معتزلی نے کہ وہ کہتی ہین
کہ اگر خلیفہ اول قول جناب سیدہ کو در بارہ فدک مان لیتی تو پھر بابت
خلافت مین بھی قول اوس معصومہ کا ماننا پڑتا فقط

سوال اگر خطاب فانکحوا عام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی چار سے زیادہ کرنیکی وجہہ بیان فرمائی اور خاص ہے تو خطاب
یوصیکم اللہ بھی خاص ہی ہوگا اور اس صورت مین حضرت فاطمہ
نے دعوی میراث کیون کیا اور اگر آیہ یا ایہا النبی سے تخصیص
فانکحوا کرتے ہو تو اول تو بعد تاخیر نزول آیہ یا ایہا النبی یہہ بات
متصور ہی اور السے علوم ایسی دوسری تخصیص بلکہ اسکی بھی زیادہ تو بوسیلہ
احل لکم ما وراء ذلکم سبکی لئے متصور ہے

جواب اول تو تخصیص عمومات قران مجید کے منحصر قران مجید ہی
مین نہین اور دوسرے یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اگر ایک آیت کی تخصیص
ہووی تو دوسری آیت کے بھی تخصیص ہووے بہت سے عموم قران
مجید ہین کہ تمام خلق اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس مین
برابر ہین مثل اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین
واذا طلقتموا النساء وغیر ذلک من الاحکام تیسری یہہ کہ اجتہاد
بمقابلہ نص جائز نہین اور تصریح فخر رازی سے تفسیر کبیر مین یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ رای اکثر مجتہدین اہلسنت تخصیص یوصیکم اللہ ہے اور چوتھی
یہہ کہ اجماع کرنا مخالفت پر حکم اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے قابل سماعت

نہین ہے اسلئے کہ اہلبیت طاہرین علیہم السلام بمفاد آیہ کریمہ فاسئلوا
اھل الذکر انکنتم لاتعلمون و بمضمون آیہ شریفہ و مایعلم
تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم کے اہل ذکر و الراسخون فی
العلم ہین و بمضمون صدق مشحون حدیث نبوی ص متفق علیہ بین الفریقین
مثل اھل بیتی کسفینۃ نوح من رکبھا نجی و من تخلف عنھا
غرق وھوی باعث نجات خلق ہین پس خلق خدا ما مور اونکے اطاعت
پر ہے اور ناراضی جناب سیدہ ع ابو بکر سے ثابت ہے بروایت صحیح بخاری
کہ آپ کے نزدیک مرتبہ اوسکا بعد کتاب باری ہے فغضبت فاطمۃ
ولم تتکلم حتی ماتت و انھا اوصت ان تدفن سرا لیلا لئلا
یحضر جنازتھا من غصب حقھا وارثھا یعنی جناب سیدہ غضبناک
ہوئین اور کلام نکیا ابی بکر سے تادم مرگ اور وصیت کے کہ دفن کیجائین
پوشیدہ شب کو تاکہ جنازہ پر نہ آئین وہ جسنے غصب کیا حق کو اوس جنابکے
اور ارث کو پانچوین یہہ کہ بجز ابو بکر کے اور کسی نے یہہ روایت نحن
معاشر الانبیاء الخ کی نقل نہین کے حالانکہ کذب اس روایت کا ظاہر
ہے اون آیتونسے جس سے وارث ہونا پیغمبرونکا ثابت ہوتا ہے جیساکہ اوپر
ہمنے ثابت کیا ہے علاوہ اسکی ناواقف ہونا ابو بکر کا معنی قرانسی اوپر بیان
ہو چکا ہے بیان پر عدم واقفیت اونکے محاورات عرب سے توشیح شرح
صحیح بخاری من معنی اوسمین لکھا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ انت
اخی و صاحبی اذا النشط فیھم بدہ علی عرباض الخ یعنی رسولخدا نے

بیان فرمایا کہ میری بہای نوح کو جب سقطم نے اذیت پہونچای تو اُنہون
نے عرباض پر ہاتھ پہیرا اوس سے سسم پیدا ہوی ابو بکر نے عرض کی یا
حضرت سقطم اور عرباض اور سسم کیا چیز ہی آپ نے فرمایا کہ سقطم ذبابہ
ہے اور عرباض ورد ہے اور سسم عشعشم ہے ابو بکر نے عرض ہے کہ ذبابہ اور ورد
اور عشعشم کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا ذبابہ قرنب ہے اور ورد خیطل ہے اور
عشعشم ضیون ہے ابو بکر نے عرض کے یا حضرت مجہی طاقت سمجہنی کے نہین
آپ اسکو بیان فرمائی آپ نے فرمایا سقطم اور ذبابہ اور قرنب چوہا ہے
اور عرباض اور ورد اور خیطل شیر ہے اور سسم اور عشعشم اور ضیون بلی ہے
اب ملاحظہ فرمایئے کہ جو شخص عارف بلغات عرب نہو وہ کیونکر ارشاد نبوی
کو سمجہ سکتا ہے قرآن شناسی تو اوپر بیان ہوئی حدیث شناسی کا یہ حال
اور اگر روایت نحن معاشر الخ کو مان بہی لیوین تو کہان سی معلوم ہوا کہ
ما ترکناہ صدقۃ متعلق بہ نورث نہین ہے یعنی جو چیز کہ ہم ازروے
صدقہ کے چہوڑ جاتے ہین وہ میراث نہین ہوتے واذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال اور اسیوجہ سے شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
مین کہا ہے مشکل ترین قضایا قضیہ فاطمہ زہرا ست زیرا کہ اگر گوئیم کہ
او جاہل بود باین سنت یعنی حدیثی کہ ابو بکر نقل کردہ [illegible]
واگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاد او را استماع این حدیث از آنحضرت
مشکل میشود کہ بعد از استماع از ابی بکر و شہادت سائر صحابہ بر ان چرا قبول
نکرد و در غضب آمد و اگر غضب او پیش از سماع حدیث بود چرا بعد گفتن

از غضب تا انکہ استداد کشید و تا زندہ بود مہاجرت کرد انتہی فقط

سوال ۲۱ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کافر تھے تو حضرت علی نے دختر مطہرہ حضرت ام کلثوم کا نکاح اونسے کیون کیا اور نہ تھے تو باوجود اسلام تبرا کی کیا وجہ فقط

جواب ۲۱ نکاح عمر کا شیعون کے نزدیک تو کہان ثابت ہونے لگا سنیون کی کتابون سے بہی ثابت نہین ہوتا صاحب عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب کہ جو انکے یہانکے بڑے عالم ہین وہ لکھتے ہین کہ شوہر جناب ام کلثوم محمد بن جعفر طیار تہے اور صواعق مین لکھا ہے کہ عمر نے درخواست تزویج حضرت ام کلثوم کیا جناب امیر علیہ السلام سے پس حضرت نے عذر صغر سن کا کیا اور فرمایا کہ یہہ میرے بہائی جعفر کے فرزند کیلئے منسوب ہے پس نکاح عمر کا کہانسے ہوا اثبت العرش ثم انقش زیادہ تفصیل اگر آپکو مطلوب ہو تو رسالہ بہت النیران کو جو مطبع لعینی مین چہپا ہے اوسکو ملاحظہ کیجئے اور تبرا کے وجہ یہہ پیروی خدا اور رسول ہے

سوال ۲۲ تبرا کی کوئی کلام اللہ یا حدیث متواتر مین سند ہی یا نہین اگر ہے تو پیش کیجئے نہین تو ایسی وسوسہ اندازونکی جہوٹی سچی باتون پر اون قطعی نصوص کو جو مثل روز روشن حرمت اور کبیرہ ہونے سب و شتم کے کسی کو برا کہنا ثواب کیون جانتے ہو فقط

جواب ۲۲ ان علیک لعنتی الی یوم الدین الخ لعنۃ اللہ علی الکاذبین لعنۃ اللہ علی الظالمین ۞ ۲ ولئک یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون

الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
قرآن مجید مین موجود ہے لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ ارشاد
رسول خدا ہے جو ملل و نحل شہرستانی مین مذکور ہے بخاری نے کتاب
الادب و سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ ایک روز حذیفہ اور
ابوبکر خدمت حضرت رسول خدا مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا کہ شرک تم مین
مخفی ہے مثل حرکت مورچہ کی ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم
عبادت مین غیر خدا کو شریک کرین حضرت نے فرمایا کہ تیری مان تجھے
روئے شرک مخفی ہے تم مین مورچہ کی حرکت سے فقط اب فرمائے کہ اگر
ہم انکو کچھ مطابق اس روایت کے کہتے ہین تو آپ خفا ہوتے ہین نہین کہتے
تو مخالفت رسول ہوتی ہے مناسب ہے کہ اس حال مین اطاعت رسول
کی آپ بھی کرینگے اور جسکو مشرک اور کلمات سب حضرت نے فرمایا ہوگا
اوسکی حق مین آپ بھی وہ سب عمل مین لائیگا حیات الحیوان مین لکھا ہے
کہ جب کہ اسامہ کے ساتھ ابوبکر گئے تو لوگون نے کہا کہ اسامہ کو اور
ہمراہیان اسامہ کو پھیرئے ابوبکر نے کہا نہین قسم ہے خدا کی کہ اگر کسی ازواج
رسول خدا کے پاؤن کو ہی کھینچ لیجائینگے جب بھی مین اوس لشکر کو نہ پھیرونگا
جسکو رسول خدا نے بھیجا ہو اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ سب و شتم اور
کیا ہوگا اور پھر اوسی کتاب مین مذکور ہے ذکر منطق الطیر مین القبرۃ
تقول اللہم العن مبغض محمد و آل محمد سنی جنڈول کہتا ہے خداوندا
لعنت کر تو دشمنان محمد و آل محمد پر تعجب ہے کہ حیوانات تک تو اون پر

لعنت کرتے ہین اور انسان مجبور کئے جاتے ہین شرح مقاصد مین لکہا ہے
کہ جو اصحابون کے درمیان مین محاربات ومنازعات واقع ہوے اور
کتب تواریخ مین مذکور ہین اور زبانہای معتمدین پر مشہور ہین وہ دلالت
کرتی ہین اس بات پر کہ بعض صحابہ راہ حق سے پہر گئے اور حد ظلم وفسق
کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور بغض وحسد وطلب ملک و
ریاست تہا اسواسطی کہ ہر اصحاب معصوم نہین مگر ہمارے عالمون نے
بسبب اسکے کہ وہ اصحاب رسول اللہ ہین اونکی ساتہہ گمان نیک کرنا
چاہیے تا دلمین اونکے افعال اور اقوال کہ کئی ہین اور جو کچہہ ظلم ہوا
اہلبیت پیغمبر پر وہ ظاہر ہے کہ اوسکے پوشیدہ کرنیکی مجال نہین اور گواہی
دیتی ہین اوسکے ساتہہ حیوانات اور نباتات اور روتے ہین اون مصیبتون
پر اہل آسمان وزمین اور شق ہوتے ہین پہاڑ اور پتہر اور بدانجامی اون
ظالمون کے جب تک دنیا باقی ہے باقی رہیگی فلعنۃ اللہ علی من باشر
ورضی اوسعی ولعذاب الاخرۃ اشد وابقی انتہی یعنی لعنت خدا ہو
اوس شخص پر کہ جسنی اس ظلم کو کیا یا راضی ہوا اور سعی یا کوشش کی اور یعنی
ہر آئینہ عذاب آخرت کا شدید تر اور باقی تر ہے فقط

سوال ۲۳ اگر تقیہ فرض یا مستحب یا مباح تہا تو حضرت سید الشہدا نے کیون
نہ کیا اور اس تہوڑے جماعت سے کہ دشمن سے عشر عشیر بہی نہ تہے کیون
مظلومون کو قتل کرایا اور اونکا بار اپنے گردن پر لیا اور نہ تہا تو حضرت
امام حسن نے باوجود فوج کثیر کے کیون صلح کی اور جہاد نکیا اور دین کو

برباد کیا اگر عذر علم انجام ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ اگر امام تھے تو
کیا حضرت امام حسینؑ کو علم انجام نہ تہا یا اوسوقت امام نہ تہے فقط
جواب تحفہ اثنا عشریہ مین شاہ عبد العزیز نے اپنی باپ کا نام نہین لکہا
اور نہ اپنے دادا کا بلکہ اپنا باپ اور دادا غیرون کو بنایا دادی اور نان
کا بہی کچہ پاس نہ کیا کہ لوگ کیا کہینگے معلوم نہین کہ یہہ تقیہ فرض تہا یا مستحب
تہا یا مباح اور یہہ اوسی تحفہ مین لکہتی ہین کہ شیعون کے نزدیک ہر امام کیواسطی
ایک صحیفہ ہوتا ہے کہ وہ موافق اپنے صحیفہ کے اپنی وقت مین عمل مین لاتا ہے
پس ہم پر اس صورت مین محل اعتراض کا کیا رہا جو حکم خدا اوس صحیفہ مین
واسطی حضرت کے تہا اوس بموجب جناب امام حسن مجتبیٰ و حضرت سید الشہدا
علیہما التحیۃ والثنا عمل مین لائی خلاصہ یہہ ہے کہ حال صلح جناب امام حسنؑ و
جہاد جناب امام حسینؑ مثل صلح و جہاد حضرت سید الانام صلوات اللہ علیہ
و آلہ الکرام ہے جیسا کہ عہد جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حدیبیہ
مین بسبب قلت انصار مومنین و کثرت اصحاب فارین بطابہ دین کی ستتے
ہوی اوسیطرح امام حسن علیہ السلام کے عہد مین اصحاب وفادار اسقدر نہتی
کہ جہاد کیواسطی کافی ہوتے چنانچہ کتاب حلیۃ الاولیا مین حافظ ابو نعیم نے
کہ اہل سنت سے ہے بروایت عبد اللہ ابن جبیر اس امر کو لکہا ہے اور
کوی امداد دہندہ بہی حضرت سے نہتا بلکہ وہ لوگ چاہتی تہے کہ حضرت کو
گرفتار کرکے معاویہ کے حوالہ کردین اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے
واسطی سیکڑون بلکہ ہزارون نامہ منجانب کوفیان بے وفا موکد بعہود و قسم

وایمان مغلظہ پر آئے کہ ہم واسطی بیعت کے حاضر ہین جلد تشریف لائیے
اور جب حضرت مسلم سفیر اور وکیل آپکے تشریف لیگئے تو اٹھارہ ہزار نے
اور بروایتی پچیس ہزار نے بیعت بہی کی اور ظاہر ہے کہ جب سفیر یا امام
کو سامان جہاد اور اظہار حق میسر ہوتا ہے تو جہاد اونپر واجب ہو جاتا ہے
اور اگرچہ بعلم امامت آپکو معلوم تہا کہ انجام کار شہادت ہے لیکن بظاہر تو
اس قدر چاپلوسی وہ غدار کرتے تہے اور امام حسین سے تو اسقدر ہی چاپلوسی
بہی نکی تہی اور آثار بیوفائی بہی ظاہر تہے کہ سجادہ تک بہی حال نماز مین
اوس جناب سے چہین لیگئی اور مخالفت امر ظاہر کے محض علم پر ایسے
مقام پر نہین ہوسکتے خداوند عالم انجام ابلیس و فرعون وغیرہ ظالمین سے
بخوبی واقف تہا مگر تا وقت ظہور خطا اپنی کرم سے محروم نہین رکہا بلکہ بعد
ظہور خطا بہی حجت کو اپنی تمام کرتا رہا اوسیطرح حضرت کو بہی علم اونکے
بیوفائی کا تہا مگر بدون ظہور بیوفائی اگر توقف جا نہین فرماتے تو اون
لوگون کی کہنی کو ہوجاتا کہ ہم بیعت کیواسطی حاضر تہی اور ہماری ہدایت
نہ فرمائی اور جب آپ تشریف لیگئے تو درپئے جان اور طالب خون عثمان
ہولے اور کہنی لگے کہ جسطرح عثمان پیاسا مارا گیا اوسی طرح ہم تمہین
بہی مارینگے اور جب مدینہ مین خبر قتل حضرت پہونچی تو کہتی تہے کہ واعیۃ
بواعیۃ عثمان یعنی یہہ آواز گریہ و بکا مثل آواز گریہ و بکا اوس دن کی ہے جس دن
عثمان مارا گیا اور بلاذری جو آپکا بڑا عالم ہے وہ لکہتا ہے کہ بعد شہادت
جناب سید الشہدا عبداللہ ابن عمر نے یزید کو لکہا کہ مصیبت عظیم حادث

حادث ہوی بسبب قتل امام حسین کے یزید نے جواب مین لکہا عبداللہ ابن
عمر کو کہ ای احمق ہم مکافات نفیس مین اور فرش لطیف مین باطمینان
بسر کرتے ہین بسبب شہادت اوس جناب کے اگر حق ہمارا ہے تو ہمین
پہونچا اور اگر حق اونکا تہا تو جو نہی کیا اوس طریقہ کو پہلی تمہارے باپ
نے جاری کیا ہے اور یزید نے سر مبارک حضرت کو دیکہہ کر کہا تہا لیت
اشیاخی ببدر شہدوا یعنی کاشکے میری بزرگوار جو بدر مین ماری گئے
وہ دیکہتے آپکے سر مبارک کو پہر اس صورت مین مقام تقیہ کیا باقی رہا
تہا اسلئی کہ خواہ مخواہ اونکا قتل کرنا حضرت کا منظور تہا علاوہ اسکی شہادت
مین آپکی بہت سے مصلحتین تہین کہ ظاہر ہوئین مثل اسکی ہزارون کفار داخل
نار ہونے اور شقاوت وکفر باطن بنی امیہ کا آشکار ہوا اور شقاوت وکفر
عمر سعد وشمر ذی الجوشن کا کہ اہل سنت کے نزدیک ثقہ وتابعی اور اوسنکے
محدثین سے ہین ظاہر ہوا اور استیعاب مین عجیب بات لکہی ہے کہ انکے راویونے
شیطان ہی معاذ اللہ من ذلک پہر اس صورت مین آپکے یہانکی روایتین
جو کہ باعث اعتراض افعال معصومین ہوتے ہین اوسکا راوی ہو نہو
شیطان ہے فقط

سوال ۲۳ اماموںکو علم ما کان وما یکون ہوتا ہے تو اس آیت کے اور سوا
اسکے اور ایسی ہی آیتونکے کیا معنی ہوتے ہین قل لا یعلم من فی السموٰت
والارض الغیب الا اللہ اور اگر نہین تو پہر اس عقیدہ کی کیا وجہ ہے
اور کلینی اور ثقینون کا کیا جواب ہے فقط

جواب ۲۴ بیشک انبیا اور ائمہ علیہ السلام کو بالقا و اعلام حق تعالی علم ماکان و مایکون حاصل ہوتا ہے اور اسمین ضافات ساتھہ کسی آیت کے معلوم نہین ہوستے ہے

سوال ۲۵ اماموں کی موت اونکے اختیار مین ہے اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون اور نہین تو اس عقیدہ فاسد کے کیا جواب ہی

جواب ۲۵ اگر اختیار کے معنی یہہ ہین کہ ائمہ علیہم السلام موت کو اپنی پسند کرتے ہین تو اس مین کچھ شک نہین کہ ائمہ علیہم السلام ملاقات خدا کو دوسرے جا دوانی کو اس زفانی پر اختیار کرتے ہین اور اگر بمعنی ارادہ و قدرت کے ہے تو بنا بر مذہب شیعون کے یہہ درست نہین البتہ اس عقیدہ فاسدہ کو اہل سنت ثابت کرتے ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین منقول ہے کہ جب ملک الموت حضرت موسی کے قبض روح کی واسطے آئی تو حضرت موسی نے غصہ مین آکر ایسا طمانچہ مارا کہ ملک الموت کی آنکھہ جاتی رہی ملک الموت نے حق تعالے کی درگاہ مین جا کر شکایت کی کہ خداوندا تونے مجھے عجیب بندہ کی پاس بھیجا کہ موت کو نہین چاہتا ہے اور قاضی عیاض نے کہ علمای عظام اہلسنت مین سے ہے اونہون نے بہی کہا ہے کہ یہہ روایت صحیح ہے اب دیکھئی اپنے مذہب فاسد کی باتونکو کہ کئی وجہہ سے تماشا گاہ ہے اول تو یہہ کہ حضرت عزرائیل کا پہرنا بی مقصود خلاف عادت اونکے ہوا دوسری یہہ کہ وقت اجل مین تاخیر ہوئی اور مخالف اذا جاء اجلہم الخ عمل مین آیا تیسرے ملک الموت کو یقین تہا کہ روح موسی و غیر موسی کی تو میری ہی ہاتہہ مین ہے

پہر کون خوف اونکو لاحق ہوا تہا کہ ایک ہی طمانچہ سے بدون قبض روح کے واپس آئی اور خدا سے فریاد کرنے لگی آپ تو کلام ہتسا تقیہ مین انبیا اور ائمہ علیہم السلام کے یہان تو آپ نے تقیہ ملک الموت کا ثابت کردیا چوتہی یہہ کہ حضرت موسیٰ نے اگر اسقدر ملاقات خدا کو برا جانا کہ فرستادہ خدا کو بدون تعمیل حکم کے پہیر دیا اور آنکہون کو اونکی اندہی کردیا تو یہہ امر شان پیغمبران اولو العزم سے بعید ہے پیغمبر تو ہزار جان سے مشتاق حق تعالیٰ کے رہا کرتے ہین پانچوین یہہ کہ بیچارہ ملک الموت تو بفرمان خدا آئی ہوے تہے اوسکا کیا قصور ہوا کہ سزا یاب ہوی اور اگر کوئی کینہ پیشتر سے تہا تو اوسکو بیان فرمائی پیغمبرون کا مرتبہ تو بڑا ہوتا ہے ایک ایک ادنی کہیا سے آپکی کتابون مین اختیار موت اور حیات کا ثابت کیا ہی فتوحات مکی مین لکہا ہوا ہے کہ کسی بادشاہ کی لڑکی بیمار ہوی تہی شیخ محی الدین عربی کو اطلاع ہوئی پہنچے اوسکو دیکہہ کر شیخ نے کہا کہ اسکا تدارک جلد کر دالا تہ سی جاتی رہیگی بادشاہ نے کہا جو حکم ہو ہم بجالائین شیخ نے کہا اسکی دیت کامل دیکر اسکو مول لیلو بجبر دا اسکی جان کنی موقوف ہو گئی اور دختر بادشاہ نے آنکہہ کہولکر شیخ پر سلام کیا شیخ نے کہا کہ خوف نکرو لیکن اتنی بات ہے کہ ملک الموت بعد انکی پہرتے نہین ہین لکن اپنا حق ہم سے مانگی گے اور جب تک ایک جان نہ لین گے پہر نکلیگے نہین میری ایک دختر ہے کہ مین اوسکو تجہپر فدا کرتا ہون بعد اوسکے ملک الموت سے کہا کہ تم بغیر جان لیئے جاتے نہین ہو میری لڑکی حاضر ہے اوسکو لیجاو کہ بیٹی دختر بادشاہ کو ہم نے تانی سے مول لے لیا ہے بعد اوسکے شیخ اپنی بیٹی

پاس مثل بلاہی ناگہانی آئی اور میٹی سے کہا کہ مجھی اپنی جان مجھی بخشید و
میٹی نے اونکی کہا کہ میری جان حاضر ہے او سیوقت ملک الموت سے اونہون
نے کہا کہ اوسکی جان لی لو وہ فورا آگئی دیکھہی اسمین کسقدر اختیارات
حاصل ہین آگے تو حضرات اہل سنت نے درجہ امامت ہی کو غصب کیا تہا
اب عالم بالا پر بہی ہاتہہ پہونچا کر چاہتی ہین کہ منصب موت وحیات کو بہی
حق تعالی سے چہین لین معاذ اللہ اپنی تئین انہون نے مشتری اور خدا کو
بایع قرار دیا حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المؤمنین
انفسہم یعنی بتحقیق کہ اللہ نے مول لیا ہی مومنین سے نفسون کو اونکی
اور یہان یہہ دعوی کرتے ہین خدا سے مول لینی کا معاذ اللہ بندہ ضعیف
تو مالک ہوا اور مالک عالم زمرہ دست فروشون مین محسوب کیا جاوی ذرا
کلام اللہ کو بہ نظر تامل دیکہا کبہی جہان یہہ آیت ہے اذا جاء اجلہم
الخ وہان یہہ بہی ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب
بہلا اگر اسی نہ دیکہیے تو گلستان تو دیکہیے کہ مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی
کیا فرماتی ہین ؎ گرچہ کس بی اجل نخواہد مرد ❊ تو مرو در دہان اژدرہا ❊
سوال متعہ اگر جائز ہی تو آیت الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم کی نفی لفسہ ہوتا ہے کیونکہ متعہ کی عورات باتفاق شیعہ نہ منجملہ
ازواج ہے اور نہ منجملہ ما ملکت ایمانہم اور اگر جائز نہو تو یہہ فضائل
کیونکر حاصل ہوسکتی ہین اور اگر نصیر خبر سے استدلال کرتے ہو تو وہ حدیث
متواتر نہین جو ناسخ کلام اللہ ہو دوسرے وہ حکم منسوخ ہوچکا نہین تو

اسی تو کم ہی نہین کہ احتمال ہی بہرحال تمہاری پاس کیا دلیل ہی کہ
وہ حکم باقی ہے احتمال یہہ بہی تو ہے کہ اس آیت کا حکم جون کا تون
ہو فقط برای چندی بوجہ ضرورت رخصت ہو گئی ہو علاوہ برین
آیہ والمحصنات من النساء کو بوجہ علت منسوخ نہین کرسکتی کیونکہ
بزعم شیعہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ
اوس آیہ پر متفرع ہے اور یہی آیت دستاویز متعہ ہے مگر ہم پوچہتی ہین کہ
عدت والی عورت محصنات مین داخل ہے یا نہین اگر داخل ہی تو
یہہ فی نفسہ حسبی احصان کہی بروجہ بقای نکاح کے تو کہہ نہین سکتی کیونکہ
نکاح ایک امر اضافی وجود ناکحین پر موقوفی ہوگی تو بوجہ محافظت نسبت
ہوی لکن اس صورت مین محصنین غیر مسافحین کے معنی لینی سے احصان
ملحوظ رہیگا پہر آپہی فرمایئے متعہ مین یہہ بات کہان ہے اگر ہوتی یہان بہی
عدت ہوتی اگر معتدہ داخل محصنات نہین تو فرمایئے کسو جہ سے اوسکا
نکاح ممنوع ہے حالانکہ پہر ارشاد موجود ہے احل لکم ما وراء
ذلکم اس صورت مین یون بہی نہین کہہ سکتی کہ معتدہ محصنات مین تو
داخل نہین تو آیہ والذین یتوفون منکم سے اسکی حرمت ثابت ہے
چنانچہ اہل علم پر ظاہر ہے جواب معقول عنایت ہو ورنہ حرمت متعہ کا
اقرار کیجئے فقط

جواب ۲۶ متعہ تو پیغمبر خدا صلعم کے عہد مین باتفاق فریقین جائز تہا صحیح بخاری
و تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری مین کہ کتب معتبرہ اہل سنت سے ہے عمران

ابن حصین سے منقول ہے کہ آیہ متعہ نازل ہوا قرآن مجید مین اور کبے
آیت نہیں بعد اسکے نازل نہین ہوی کہ آیہ متعہ کو منسوخ کری اور حکم کیا متعہ
کا ہمکو رسول خدا نے اور متعہ کیا ہمنی اوسوقت کہ ہمراہ رسول خدا کے تھے اور
ہمکو منع نہین فرمایا بعد اسکی ایک شخص نے اپنی رای سے جو چاہا سو کہا
اور صحیح مسلم مین خلیفہ زادہ عبد اللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ ہم متعہ کرتی تھے
ایک مشت خرما اور آٹے پر مدت تک زمانہ رسول خدا مین اور عہد ابی بکر مین
یہانتک کہ منع کیا عمر نے مقدمہ مین عمرو ابن حریث کے اور صحیح ترمذی مین عبد
اللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ ایک شامی نے سوال کیا متعہ سے عبد اللہ
ابن عمر نے کہا وہ حلال ہے شامی نے کہا کہ تمہارے باپ نے متعہ سی منع
کیا ہے عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ اگر میری باپ منع کرین متعہ سے اور کیا
اوسکو رسول خدا نے تو ہم سنت رسول خدا کو چھوڑ کر پیروی اپنے باپ کے
کیون کرنے لگے اور طبری نے خود عمر سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ تین
چیزین عہد رسول خدا مین تھین ایک متعہ حج اور دوسرا متعہ عورتون کا اور
تیسری حی علی خیر العمل اذان مین اور تینون امرون سے مین نے منع کیا اور تاریخ
الخلفا سی بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلی جسنی منع کیا متعہ سے وہ عمر تھے پس حضرت
کی عہد سے ابو بکر کے عہد تک بلکہ عہد عمر تک تا وقت ممانعت عمر کے متعہ کا جواز
ثابت ہوتا ہے پھر منسوخ کسوقت ہوئی اور اسوقت تک کاہی مین داخل تھے
محصنات مین تھی یا نہ تھی یا ملکیت مین داخل تھی یا ازواج مین اور لکن احکم
النسخ پس اگر ایسا ہی ہے تو تارک الصلوٰۃ بھی کہہ سکتی ہین کہ شاید آیہ صلوٰۃ منسوخ

ذرہ ر الیقین لا نیہ ول الآیا نیقین کو بہی ہیا نہین لائی اور قاعدہ استصحاب پر بہی نظر لیجئی اور آپ نی شیعونکی کتابون کا مطالعہ نہین کیا صرف آپکی بنا توہمات باطلہ ومفتریات حاطلہ پر ہے شیعونکے نزدیک متمتع بہا ازواج مین داخل ہے اور مدت عدت اوسکی واسطی معین ہے قرآن مجید مین نکاح تین قسمون پر سورۃ النسا مین مذکور ہوا قسم اول نکاح دایمی زن آزاد کے ساتہہ شروع سورہ مین بیان ہوا اور اوسیکے ضمن مین حکم کنیز و نکاکہ جو بدون نکاح کے خدمت مین آوین ذکر کیا گیا ہے چنانچہ قول حق تعالی وآتوا النساء صدقاتهن نحلة سے لیکر ہنیئا مریئا تک اسپر دال ہے قسم دوم نکاح منقطع ہے زن آزاد اور کنیز کے ساتہہ کہ وہ بہی بعد اسکے کہ توابع اور لحقات نکاح بیان ہو چکی اسی سورہ شریفہ مین مذکور ہوا قال اللہ تعالی واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما تراضيتم به من بعد الفريضة ان الله كان عليما حكيما یعنی حلال کی گئی تمہارے واسطے جانب خداوند عالم وہ چیز کہ سوای انکے ہے کہ جنکی حرام ہونیکا اوپر ذکر ہوا یہہ کہ طلب کرو تم اوسے ساتہہ اموال اپنے کے درحالیکہ عقد کرنیوالے اپنی تئین زنا سے بچانی والی ہو یعنی اپنی مال کو اون زنان محرمہ کے سوا جو ہین اونکے مہرون مین صرف کرو بعقد اور صرف نکرو بدون عقد کہ وہ زنا ہوگا پس جو کہ طلب متعہ کری تم نے ساتہہ اوسکے اون عورتون مین سے پس دو تم اونکو مہر اونکا درحالیکہ وہ مہر فرض ہے تم پر اور کچہہ وبال اوپر

گناہ تم پر نہین ہے اوس چیز مین کہ آپس مین تم زن و مرد راضی ہوی ہو ساتہہ اوسکی بعد مہر واجب کے تحقیق کہ حق تعالی دانا ہے ساتہہ تمہارے مصلحت کے اور حکیم ہے کہ متعہ کو مباح کیا و اسوسطے منفعت تمہاری کے قسم سوم نکاح دایمی ہے کنیزون کے ساتہہ کہ بعد اسکے سورہ موصوفہ مین حق تعالے نے ذکر فرمایا ومن لم یستطع منکم طولا سے لیکر واللہ غفور رحیم تک پس یہہ آیت جو مستفتی نے سورہ مومنین سے لکہی ہے اوسمین ازواج تینون قسم کے مقصود ہین خواہ حرّہ منکوحہ ہو بہ نکاح دایم اور خواہ حرہ ہو یا کنیز کہ منکوحہ ہو بہ نکاح منقطع یعنی متعہ اور خواہ کنیز ہو کہ منکوحہ ہو بہ نکاح دایم اگرچہ نکاح کنیزین دایمی ہو یا منقطع اجازت مالک کی درکار ہے اور اگر یہی آپ کے فہم کا حال ہے تو فرمائی کہ جو بچی زنا سے پیدا ہوا اگر بنات مین داخل ہی تو ترکہ سے کیون محروم ہوتے ہے اور اگر نہین ہے تو حرمت نکاح اوسکے ساتہہ اوس شخص کا جسکے نطفہ سے وہ پیدا ہوی ہے کہانسے ثابت کیجیگا فقط

سوال ۲۲ منکوحۃ الاب یا ام ولد الولد سے متعہ جایز ہے یا نہین اگر نہین ہے توکیا دلیل ہے آیہ ولا تنکحوا ما نکح اباءکم سے تو ممانعت فقط نکاح کی ثابت ہوتی ہے اور اگر جایز ہو تو نکاح مین کیا نقصان تہا فقط

جواب ۲۲ جگہ متمتع بہا منکوحہ بہ نکاح منقطعہ ہے تو لا تنکحوا کے تحت مین داخل ہو جاویگی لکن ممانعت نکاح دایمی ساتہہ ام ولد الولد کے جس آیت سے آپ ثابت کرینگی اوسی آیت سے ہم ممانعت متعہ کی بہی اوسکے ساتہہ ثابت

کرینگی آپ تو یہان ہنسی جواز متعہ کو پوچہتی ہین مگر اپنے کتاب کو آپ ملاحظہ فرمایئے فی الھدایۃ من تزوّج امرأۃ لا یحلّ لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنسبہ کأمّہ او بنتہ فوطاہا المریجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ وسفیان الثوری وزفر وان قال علمت انہا علیّ حرام یعنی جو شخص کہ عقد کری کسی عورت سے کہ اوسکے ساتہہ نکاح کرنا حلال نہو اسطریق سے کہ وہ عورت محرم اوسکے براہ نسب مثل مان و بیٹی کے ہووے اور اوسکے ساتہہ ہم بستر ہووی تو اوسپر حد واجب نہوگے نزدیک ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور زفر کے اگرچہ کہی وہ شخص کہ مجکو علم تہا کہ وہ مجہپر حرام ہے فقط

سوال ۲۵ لواطت زنا جو مذہب شیعہ کے موافق جائز ہے اور دین نبیا سبہہ جائز ہوتی ہے یا نہین یا یہہ یا کبائر ہی اور سنّت قوم لوط خاص مذہب شیعہ ہی کے لئے رکہی تہی فقط

جواب ۲۵ یہہ بدعت تو آپ کے یہان جاری ہے شیعہ تو اسے اقبح جانتے ہین اور آپ لوگ تو اپنی انتہای عمر تک اسے افلح سمجہتے ہین فتاوی قاضی خان مین مذکور ہے اذا اولج رجل حلا فعلیہ القضاء غیر و الغسل انزل اولم ینزل ولا کفارۃ فیہ لانہ بمنزلۃ الجماع فیما دون الفرج یعنی جسوقت لواطہ کری کوی شخص مردکی ساتہہ تو اوسپر قضا روزہ و غسل دونو لازم ہین انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور کوی کفارہ اوسپر نہین ہے اسواسطیکہ بمنزلہ جماع کے ہے غیر فرج مین اور کتاب

رحمۃ للامۃ مین ہے لو استاجر امراۃ لیزنی بہا ففعل بہا وجب علیہ
الحد بالاتفاق الا ما حکی عن ابی حنیفہ انہ قال لاحد علیہ
یعنی اگر کوی خرچی دیوی کسی عورت کو واسطی زنا کرنیکے پس زنا کری
تو اوسپہ حد واجب ہوگی باتفاق جمیع مذاہب مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کہ
وہ کہتی ہین کہ اوسپر حد نہین و فی الھدایۃ وان زنی الصبی و
المجنون بامراۃ طاوعتہ فلاحد علیہ ولا علیہا یعنی ہدایہ مین ہے
کہ اگر زنا کرے لڑکا نابالغ یا مجنون کسی عورت کے ساتھہ کہ وہ عورت
رضامند ہووی پس نہ حد اوس زانی پر ہے اور نہ زانیہ پر و فی فتاوی
قاضی خان قال ابو حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج یعنے
فتاوی قاضی خان مین ہے کہ ابو حنیفہ کہتے مین کہ وطی فی الدبر سے حج باطل
نہین ہوتا بلکہ درست ہو جاتا ہے فقط اب یہہ فرمائیے کہ ایسے افعال شنیعہ
کس کے مذہب مین جائز ہین اور یہہ پاکبازے واسنت قوم لوط
مخصوص بمذہب اہل سنت ہوی یا اور کسی مذہب کے اور یہہ خرابی بد
کسیون کے عمل کے کسکے نامہ عمل مین تا قیامت لکھی گئی فقط
سوال ۲۹ لواطہ کی جواز کے کیا دلیل ہے اگر لفظ فاتی شئتم پر اعتماد ہے
تو اوس سے تو تعمیم مقام ثابت نہین ہوتی وقت معہود پر زوجہ کی زد دو پشت
اپنی طرف لینی کے اجازت نکلتی ہے بالنیہہ جلد نسائکم حرث لکم سی صاف
یہہ ثابت ہے کہ عورتین اولاد کی کہیتی ہین پھر آپ ہی فرمائیے کہ بچہ بر زن
دبن سے نکل سکتا ہے یا نہین اگر کوی صاحب کرامت زنان مذہب شیعہ

مین ہو تو مطلع فرمائیے فقط

جواب ۲۹ یہ تو قاضی خان سے دریافت کیجئے اور انی شئتم کی لفظ پر اعتماد اور بچہ و بر زن مین سے نکلنے کا استبعاد اسکو اپنے روایات سے دفع کیجئے شیخ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین کہتے ہین واخرج اسحاق ابن راهویه فی مسنده والبخاری وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر اتدری فیما نزلت هذه الایة قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارهن یعنی روایت کی ہے اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند مین اور بخاری اور ابن جریر نے نافع سے کہا اونہون نے کہ مین ایک دن یہہ آیت پڑھی تھی ابن عمر نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ آیت کس مقدمہ مین نازل ہوئی ہے کہا نہین اونہون نے کہا کہ نازل ہوئی ہے بیچ مقدمہ وطی فی ادبار النساء کے اور تفسیر کبیر مین دو وجہون سے اسکے جایز لکھا ہی کہا ہے کہ وجہ اول یہہ ہے کہ حق تعالی نے اس آیت مین عورت کو کہیتی فرمایا ہے مقام معین کو کہیتی نہین فرمایا اور اوسکے بعد فرمایا کہ فاتوا حرثکم انی شئتم پس مراد اوس سے یہہ ہوگی کہ اپنی عورتون کے پاس آؤ جس موضع سے چاہو دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کلمہ انی موضوع ہے مکان کے واسطے پس معنی اس آیت کے یہہ ہونگے کہ جس موضع سے چاہو تم بستر ہو جیسا کہ کوئی شخص کہے کہ جہان چاہو وہان بیٹہو تو اس مقام سے اختیار سے مواضع کا اور اس سے اختیار اوضاع جلوس کا نہین نکلتا کہ جس موضع

سی جا ہو بیٹہو پس واضح ہو کہ مردونکو اختیار حاصل ہے اور اگر مراد یہہ ہو وی کہ جا ہو دو کی طرف سے آؤ یا پشت کے طرف سے آؤ تو حق تعالی یون فرماتا کہ اذہبوا الیہ کیف شئتم جبکہ لفظ کیف اس آیت مین مذکور نہین ہے بلکہ انّٰی ہے پس ثابت ہوا کہ اختیار مواضع مین ہے اور عموم الاّ علی ازواجہم او ما ملکت ایمانھم بہی موئّد اسے قول کا ہے اور روایات واحادیث کہ شان نزول اس آیہ مین کتب معتبرہ اہل سنّت مین مانند صحاح ستہ و دیگر کتب معتدہ کے منقول ہین وہ بہی موئید مین قول بجواز وطی فی الدبر کے انتہی آپ کو جو کچہہ پوچہنا ہو امام سے اپنے آپ پوچہہ لیجئے اور حال کرامت زنان شیعہ کا جو آپنے استفسار فرمایا تو اونکی کرامتین کہان ہان کرامتین اپنے یہان کے عورتونکی سنئی کتاب رحمۃ للامۃ مین لکہا ہے قال ابوحنیفہ لو تزوج وھو بالمشرق وھی فی المغرب واتت بولد لستۃ اشھر من العقد کان الولد لصاحبہ وان کان بینھما مسافۃ لا یمکن ان یلتقی اصلا لوجود العقد وھکذا فی التفسیر الکبیر یعنی ابوحنیفہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص عقد کری کہ وہ شخص مشرق مین ہو اور وہ عورت مغرب مین اور بعد عقد کے چہہ مہینی کی بعد اوس عورت کے لڑکا پیدا ہو تو وہ لڑکا اوسی شخص کا ہے اگرچہ زن و مرد مین ایسا فاصلہ ہو کہ ملاقات اون دونون مین کبہی ممکن نہو وی واسطی وجود عقد کے اور اسیطرح تفسیر کبیر مین بہی ہے اور فتاوای کافوریہ مین ہے رجل غاب عن امرأۃ

عشر سنین فتزوجت باٰخر وکانت المراۃ تلد کل سنۃ فالاولاد للزوج الاول عند ابی حنیفۃ وعلیہ الفتوی وکذا فی رحمۃ للامہ وخزانۃ الروایات وغیرھا یعنی فتاوای کافوریہ مین ہے کہ ایک شخص غایب رہا اپنی زوجہ کے پاس سے دس برس تک اوسکی زوجہ نے دوسرے سے عقد کرلیا اور اوس عورت کے ہرسال لڑکا پیدا ہوتا تہا پس جتنے اولادیے شوہر اول کی ہوگے نزدیک ابو حنیفہ کے اور اسی پر فتوی ہے اور ایسا ہی رحمۃ للامہ وخزانۃ الروایات مین بہی لکہا ہے وفی رحمۃ للامۃ قال ابوحنیفۃ اذا عقد علیہا بحضرۃ الحاکم ثم طلقہا عقیب العقد فاتت لستۃ اشہر الحق بہ وان لم یکن ھناك امکان وطی وانما یعتبر بہ ان تاتی لستۃ اشہر فقط لاکثر منہا ولا اقل یعنی رحمۃ للامۃ مین ہے کہ جب کوی شخص بحضور حاکم عقد کرے اوسکی بعد طلاق دیوی اوس عورت کو بعد عقد کے پس چہہ مہینے کے بعد اولاد پیدا ہووے تو وہ اولاد اوسی شوہر سے ملحق ہوگے اگرچہ ہم بستر ممکن نہووی اعتبار فقط اس بات کا ہی کہ چہہ مہینے کے بعد پیدا ہووے نہ زیادہ نہ کم فقط اب اون کرامات کو ملاحظہ فرمایئ اور اپنے امور کو دوسروں کی طرف نسبت نہ دیجی فقط

سوال ۳ باندیون کی فرجونکو عاریت دینا جو علامہ حلی کی کتاب ارشاد مین موجود ہے اسکی کیا دلیل ہے پہر آیہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کی مخالفت کا کیا جواب فقط

جواب — فہم کا آپکے قصور ہے لفظ عاریت تو اوس کتاب مین ہرگز نہین ہے
البتہ موافق قول کرخی کے کہ تلامذہ معتبرین ابو حنیفہ سے ہے نکاح بلفظ عاریت ہوتا ہے
فی شرح الکنز ولا ینعقد بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی الصحیح خلافاً
للکرخی شرح کنز الدقایق مین ہے کہ نہین صحیح ہوتا ہے عقد بلفظ اجارۃ و عاریت
بنابر مذہب صحیح کے مگر مخالفت کی ہے اسکی کرخی نے اور بنظر اسکے کہ اہل سنت
مال رسول خدا کو عاریت خدا جانتے ہین تو جواری رسول خدا کہ حضرت کے تصرفات
مین آئین وہ بھی عاریت خدا ہوئینگی اور اسیطرح عاریت فروج بنابر مذہب
اہل سنت کے البتہ لازم آتی ہے اور ما ملکت ایمانہم عام ہے ملک
مین اور ملک منفعت سے کنز الدقائق جو آپکے مذہب کی کتاب معتبر ہے
اوسمین تو یہ ہے الملک تشتمل علی العین والمنفعۃ والتحلیل تملیک
المنفعۃ ولذلک قال او ما ملکت ایمانهم ویؤیدہ روایات
الاصحاب المتظافرۃ وحینئذ نقول ملک المنفعۃ عام من ان یکون
تابعا لملک الاصل او منفردا یعنی ملک شامل ہے ملک عین کو اور ملک منفعت
کو اور تحلیل مالک گردانا ہے منفعت کا اور اسی واسطے فرمایا حق تعالی نے او
ما ملکت ایمانہم اور موید ہین اسکی روایات اصحاب جو متواتر ہین اور
اوسوقت مین کہین گے ہم کہ ملک منفعت عام ہے اس سے کہ وہ تابع ہو واسطے
ملک اصل کے یا منفرد ہو یعنی اصل کا مالک ہے یہ بھی خود اسی جہت سے نفع کا بھی
مالک ہوا یا مالک اصل کا نہین ہے فقط نفع کا مالک ہے انتہی اور فتاوی
حمادیہ مین ہے دو قسمین کی ہین اور شرح طحاوی مین ہے قال الشیخ الامام

التمليك على ضربين تمليك منفعة وتمليك عين وكل وجه على وجهين اما انيكون ببدل او بغير بدل فتمليك العين ببدل هو البيع وتمليك العين بغير بدل الهبة والصدقة والوصية وما اشبه ذلك واما تمليك المنفعة ببدل فهي الاجارة واما تمليك المنفعة بغير بدل هي العارية يعنی کہا ہے شیخ امام نے کہ تملیک یعنی مالک گردانا دو قسموں پر ہے ایک مالک کرنا منفعت کا اور دوسری مالک کرنا عین کا یعنی اصل کا جس سے وہ نفع حاصل ہوتا ہے اور ہر صورت دو طرح پر ہے یا تو یہہ کہ بعوض کسی چیز کے ہو یا بدون عوض کے ہو پس اگر اصل کا مالک کیا ہے بعوض کسی چیز کے تو وہ بیع ہے اور اگر اصل کا مالک کیا ہے بدون عوض کے تو وہ ہبہ ہے اور صدقہ ہے اور وصیت ہے اور جو چیز مشابہ اسکے ہو اور لکن مالک کرنا منفعت کا بعوض وہ اجارہ ہے اور مالک کرنا منفعت کا بغیر عوض وہ عاریت ہے اب صاحبان انصاف دیکھیں کہ عاریت فروج کو کون جائز رکھتا ہے اور نسبت کرنا اسکے طرف امامیہ کے خطا ہے فقط

سوال ۱۳۴ ہو مواظبت سے ثبوت نسب کی وجہہ تعلیم فرمائیں تو بڑی عنایت

جواب ۱۳۴ یہہ تو ابو حنیفہ سے پوچھی کہ وہ لواطہ سے نہ حج کو فاسد جانتی ہین اور نہ کفارہ کو حال صوم مین لازم جانتی ہین اور سب سے زیادہ آپ کو مشکل ہوگے بیان وجہہ ثبوت نسب اون عورتون کے اولاد کے جو اپنے شوہرون سے ہم بستر نہین ہوئین مگر یہہ کہی کہ اونکی شوہرون نے

نفقات کی بدلی نطفہ کا منی آڈر کیا ہو اور زنان اہل خوارج نی اوسے اپنی کیسہ
مین امانت رکھ لیا ہو مگر خیانت اونکی بہ نسبت شوہر ثانی کے ثابت ہو گی کہ وہ بیچارہ
مثل صداہا کے کشاکش بیحد مین گرفتار رہا اور کوئی نتیجہ حاصل نہوا اور عجوبہ
اول تہی باقی رہی فقط

سوال آیہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ دیدار خداوندی پر
شاہد ہے اور لفظ الی کو معنی نعمت لیا جو تونسے کان کاٹتا ہے کیونکہ اول
ناظرۃ فرمایا اوس سے صاف ثابت ہو گیا کہ نعمای خداوندی کے استعمال
تک کی نوبت آگئی اوسکی پہر نعمتون کے دیکہنے کی کیا حاجت تہی جو یہہ
ترقی معکوس الٹی کلام معجز نظام مین آتی باینہمہ آیہ کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون
کا کیا جواب دوگے اور آیہ لا تدرکہ الابصار پر نظر ہے تو وہ سالبہ جزئیہ
ہے باینہمہ سلب ادراک پر دلالت کرتا ہے نفی رویت پر دلالت نہین
کرتا علی ہذا القیاس لن ترانی عدم قابلیت ابصار دنیوی حضرت موسیٰ
ثابت ہوتی ہے عدم دیدار ثابت نہین ہوتا ہان اگر لن ارائی بصیغہ
متکلم مجہول ہوتا تو خیال بجا تہا اور اگر رویت اور ابصار کے لئے خواہ مخواہ
تقابل کی ضرورت ہے اور اسوجہ سے تامل ہے تو اول تو خدا کی بصیر ہونے
کے لئے یہانسی تقابل لاوگے وہین سے اوسکی دیدار کی لئی بہی اگر ضرورت
ہو گی تو ابصار کے لئے خدا کو بہی ہوگے کیونکہ تقابل تو طرفین سے ہوتا ہے
باینہمہ سامنی کا مکان سامنے کی جہت جسطرح اپنی جہت اور اپنی مکان
سامنے ہی ایسیہی خدا کے لئے ہو تو کیا عجب ہے پہر کلام اللہ کی تکذیب

کیون کیجاتی ہے فقط

جواب اصلاح قران مجید مین آپ کا کام ہی ناضرہ اول ضاد سے ہے وسکو آپ ظا سے سمجہے یہہ توفہم کا حال اوسکے اوپر دعوی تصنیف کا مخالفت خدا او رسول مین تو جو تیون سے لوگون کے چہرہ بگڑ گئے ناک تک کا نشان نہ معلوم ہوتا تہا کان کو کون پوچہی اپنی کتابونکو تو دیکہئے کہ مخالفت رسول کا کیا صلہ ہوتا ہے ترقی معکوس نہین ہے مگر ترقی معکوس یہہ ہے کہ ربیع الابرار مین زمخشری نے باب سادس و سبعین مین لکہا ہے کہ انزل اللہ فی الخمر ثلث ایات یسئلونك عن الخمر والمیسر فکان المسلمون بین تارك و شارب الی ان شربها رجل و دخل فی الصلوٰة فهجر فنزلت یاایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاری فشربها من شربها من المسلمین حتی شربها امرائ ان قال فبلغ ذلك رسول اللہ صلعم فخرج مغضبا یجر ردائه فرفع شیئا کان فی یده لیضربه فقال اعوذ باللہ من غضب رسوله فنزل انما یرید الشیطان یعنی حق تعالی نے نازل کین شراب کے بارہ مین تین آیتین ایک تو یسئلونك عن الخمر والمیسر الخ پس کچہہ مسلمانون نے ترک کیا اور کچہہ لوگ پیتے رہے یہانتک کہ ایک شخص نے پیکر نماز پڑہی اور ہذیان بکنی لگا پس نازل ہوئی دوسری آیت یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰة الخ اسکے بعد بہی شراب پی جسکو پینا تہا مسلمانون مین سے یہانتک کہ شراب پی عمر نے پس یہہ خبر پہونچی رسول خدا کو پس ..

حضرت غضبناک بر آمد ہوی کہ ردای مبارک خاک پر گہسٹتی تہی پس جو
چیز آپ کے ہاتہہ مین تہی اوسکو آپ نے اوٹہایا تاکہ مارین عمر کو پس عمر نے
کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ خدا کے غضب سے اوسکی رسول کے پس
یہہ تیسری آیت انما یرید الشیطان الخ نازل ہوئی چنانچہ ایک ظریف نے
کہ مرجع وضیع وشریف مین اس مقام پر خطاب کرکے طرف حضرت عمر بن
الخطاب کے یہہ شعر فرمایا ہے سہ ای بنصف دوران تو نگہہ کن قران ؛ حال
تو و مرتضی نباشد یکسان ؛ در شان وی انما یرید اللہ ست ؛ در حق تو انما
یرید الشیطان ؛ اور رکا الھم عن ربھم الخ بحذف مضاف ہے ای رحمۃ ربھم
جیساکہ واسال القریۃ کا حال ہے چنانچہ حسن وقتادہ کہتی ہین کہ اسکے
معنی ہین ممنوعون عن رحمۃ ربھم یعنی منع کئے جاوینگے رحمت پروردگار
سے اور ابی مسلم سے منقول ہے محرومون عن ثوابہ قضیۃ عجیبۃ
جولا تدرکہ الابصار مین آپ نے پیدا کیا ہے تو وہ سلب عموم پر دال
نہین بلکہ عموم سلب کا مفید ہے اور اختصاص نفی حال دون حال کا اثبات
چاہیئے ولم یثبت آیہ وما اللہ یرید ظلما للعباد وما علی المحسنین
من سبیل مین جمع محلی باللام پر نفی وارد ہے اور وہ مفید عموم ہے در
حقیقت نفی مین بہی اور اثبات مین بہی بلا خلاف ہان اختلاف اس مین
ہے کہ لفظ کل پر جو نفی وارد ہو تو آیا وہ مفید عموم ہے یا نہین مگر قران
مجید مین تو وہ بہی دال عموم پر ہے واللہ لا یحب کل مختال فخور
قران مجید مین موجود ہی اور اس سے عموم مقصود ہے علامہ قوشجی شرح تجرید

مین کہتی ہین کہ ادراک کے دو معنی ہین ایک ایسی وجہ پر کہ احاطہ
بجوانب مرئی ہووے اور دوسرے ادراک بجارحہ مخصوصہ اور
وہ دونو صفت نقص ہین لکن اول پس ظاہر ہے اور دوسرے پس اسلئے
کہ ادراک بجارحہ مخصوصہ بدون مقابلہ کے ممکن نہین تعجب ہے کہ قوت
مدرکہ آپ کی درست نہین اوسمین سے ایک باصرہ بہی ہے نظرت الی
الہلال فلم ارہ محاورہ عرب ہے سبحان اللہ اب آپ خدا کی بہی برابری
کرنے لگے وہ تو جسمیت سے بری ہے اوسکو حاجت حواس کی کیا ہے
وہ خالق حواس ہے آپ اپنی فرمائیے کہ قاذورات اوہام فاسدہ مین
مبتلا ہین بصیر کے وہان معنی تو عالم بالمبصرات کے ہین یعنی جو چیز تمہارے
دیکھنے مین بواسطہ قوت باصرہ آتی ہے اوسکا علم اوسکو بدون قوت باصرہ
آتا ہے اور علم خدا عین ذات ہے اور سامنی کی مکان کی مثال جو آپ نے
دی پس اگر مثل مکان کے ہے تو اس سے لازم آوی گا کہ حق تعالی محل
حوادث ہووی اور منقسم ہووے اسلئے کہ جسم بتمامہ اپنی مکان مین درآتا ہے
پس جائز نہین کہ منقسم نہووے اور حق تعالی ان سب سی بری ہے اور
اگر مثل جہت کے ہے تو احتیاج محل کی ہوویگی اسواسطی کہ جہت تو نام
طرف امتداد کا ہے اور حق تعالی پر یہہ بہی جائز نہین ہے علاوہ اسکے
آگی کی جہت مین ادراک حاسہ بصر ضرور ہے اور وہ موقوف ہی عدم
قرب مفرط و عدم بعد مفرط پر اور قرب اور بعد صفات جسمیت سے ہے سامنے
کی جہت اور مکان کی مثال تو ٹہیک نہوی اسواسطے کہ جہت اور مکان کو

آپ دیکھہ نہین سکتے مگر جبکہ آپ اوسکے منشار انتزاع کو دیکھتی ہین ایسا
تعجب ہے کہ روح آپکے بدن مین موجود ہے اور بجہت اسکی کہ وہ ممکنات
مین سے ہے آپکو اوس سے ایک مناسبت بہی ہے اور زندگے آپکی اوسے
جہت سے ہے اور ہر وقت موجود رہتی ہے مگر دیکھنا اوسکا آپکو ممکن نہین
ہوتا اگر رویت خدا ممکن ہوتی تو یہ ونہی فرماتا وہ تو معروف ہے اور
لن ارانے جو آپ نے فرمایا وہ صیغہ مجہول کا ہے وہان مجہول کا کیا کام
خلاصہ یہہ کہ نظر کے تین معنی ہین رویت انتظار گردش حدقہ چشم واسطی
رویت کے اور رویت مین آٹھہ چیزین شرط ہین اول بینائی دوسری تقابلہ
درمیان دیکھنے والی کے اور اوس چیز کے کہ جسکو دیکھا چاہتا ہی یا مقابلہ
اوس چیز کا جو حکم مین اوسکے ہو مثل آئینہ کے تیسرے زیادہ نزدیک نہ ہونا
چوتھی بہت دور نہ ہونا پانچوین یہہ کہ کوئی چیز حایل نہووی درمیان مین
اون دونون کے چھٹی یہ کہ وہ شفاف نہ ہو مثل ہوا کے ساتوین یہہ کہ قصد
دیکھنے کا بہی ہووی آٹھوین یہہ کہ تاریکی نہو اور وجود ان شروط کا
مستلزم جسمیت و مکانیت ہے اور حق تعالی اس سے بری ہے اور رویت
اوسکی ممکن نہین ضعیف ہونا ادلہ عقلیہ اہلسنت کا رویت حق تعالی کے
اونہین کے علما کے قول سے ظاہر ہے فخر رازی امام سنیان کہتی ہین
کہ دلایل عقلیہ اس مقام مین قوی نہین ہین علامہ قوشجی دعوی اجماع
کا کرتے ہین اسبات پر کہ رویت حقیقیہ تو حق تعالی کے نہین ہو سکتے
مگر انکشاف تام علمی کا منکر کوئی نہین باقی رہی دلایل نقلیہ اہل سنت

وہ مستلزم جسمیت حق تعالی ہین درمنثور مین تفسیر یوم یکشف عن
ساق ویدعون الی السجود مین لکہا ہے مسند ابن راہویہ اور طبرانی
و دارقطنی وغیرہ سے بہ تصحیح حاکم کے روایت طولانی ہین کہ حق تعالی محشر
مین مسلمانون سے پوچہیگا کہ ہر شخص اپنی معبود کی پیچہی گیا تم کس فکر مین ہو
مسلمان عرض کرینگے کہ ابہی ہمنی اپنے معبود کو نہین دیکہا حق تعالی کہیگا
کہ اگر تم اپنی خدا کو دیکہو تو پہچانوگے وہ کہین گے کہ ہان ہماری پاس
نشانی ہے اوس سے شناخت کرلیوینگے حق تعالی پوچہیگا وہ کیا علامت
ہے جواب مین کہین گے کہ وہ علامت کہولنا ساق کا ہے پس حق تعالی
اپنی ساق نورانی کو کہولیگا اوسوقت سب سجدہ کرینگی یہانتک کہ جب
سب دروازہ بہشت پر پہونچین گے تو خداوند عالم اونکی رضامندی
دریافت کریگا اوسوقت وہ لوگ خدا سے کہین گے کہ آپ نے ہمکو
اسقدر اکرام کئی ہین اوسوقت خدا اسقدر ہنسی گا کہ دانت اور دانت آخر خدا
کی دکہلائی دینگی اب یہہ مقام زیادہ تر قابل خندہ دندان نمائی کہ جو چیز
کہ رویت کے واسطے ضروری تہی وہ بہی خدا کے لئے ثابت کرنے لگے بہر کیف
جتنی دلایل نقلیہ اہلسنت کے رویت حق تعالی پر ہین اون سب سے جسمیت
حق تعالی نکلتی ہے اور قایل ہونا جسمیت حق تعالی کا کفر ہے اور اگر الی کو
بمعنی نعمت آپکے خلاف لیوین تو ناظرہ کے معنی منتظر ثواب پروردگار ہونگی مین
تفسیر درمنثور مین دیکہیے یعنی ناظرہ بم یرجع المرسلون مین بمعنی منتظرہ کے
اور معنی درست نہین ہوسکتی ہین بعضی یہہ گمان جو کرتے ہین کہ ناظرہ کا تعدیہ

جب الی کے ساتھ ہوگا تو وہ بمعنی انتظار نہین ہوتا اس گمان کو قول فخر رازی امام سنیان تفسیر کبیر مین باطل کرتا ہی قال وتحقیق المقام فیه ان معنی قولهم فی الانتظار نظرته بغیر صلة انما ذلك فی الانتظار لمجی الانسان بنفسه واذا کان منتظر الرفدته و معونته فقد قال نظرته الیه یعنی تحقیق مقام یہہ ہے کہ وہ لوگ جو کہتی ہین کہ نظرته انتظار کے معنو مین بدون صلہ کے ہوتا ہے یعنی بدون درمیان ہین انے الی کے ہوتا ہی وہ اس مقام پر ہے جبکہ انسان اپنے نفس کا آپ انتظار کرے اور اگر رفیقون کا اور یارونکا اپنے انتظار کرے تو الی کے ساتھ بولتا ہے فقط

سوال آیہ وعد الله الذین امنوا منکم مین خلافت کا وعدہ ہے پورا ہونا تو اوسکا ضرور ہے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے اور ادہر دیکھی مین تو خلیفہ موصوف باوصاف مندرجہ آیہ مسطورہ سوای چار اور کوئی نہین ہوا خاص کر لیبدلنهم من بعد خوفهم امنا سی تو روشن سے ہو گیا حضرت امیر معاویہ رضی الله عنہ کو کفار سے پہلی خلافت انکی کبھی خوف ہی نہین ہوا اور اگر خاص حضرت علی کو مراد لیجے تو مخالفت مدلول الذین امنوا ہی اسلئے کہ اوس سے جمعیت ثابت ہوتی ہے نہ وحدت اور امام زمان کو مراد لیجئ تو وہ منکم کی مخالف ہے اسلئے کہ اسکی موافق تو اون خلیفون کا صحابی ہونا ہی ضرور ہے ورنہ منہ لفظ بیکار ہوگا اوس سے لغو لازم آی گا اس صورت مین کیا

وجہ ہے کہ اونکو خلیفہ راست نہین سمجھتی

جواب بیشک وعدہ خدا پورا ہونا چاہئی اور اس آیت مین صفات متعددہ مذکور ہوے ایک تو ایمان دوسرا عمل صالح اور وعدہ ہوا خدا کا کہ جن لوگونمین یہہ صفات پائی گئے ہونگے اونکو اوسطرح خلیفہ کریگا جیسا کہ خلیفہ کیا تہا اون لوگون کو جو قبل انکے گذری اور ہر آئنہ خدا قادر کریگا اون لوگون کو اوس دین پر جو پسندیدہ خدا ہی اور بدل دیگا بعد خوف کے اونکو امن سے دیکہنی کہ یہہ صفات آپکے ثلاثہ مین کہان ہین سوائی اسکی کہ ایمان ساتہہ جلانی قران وخانہ رسالت کے جمع نہین ہوتا اور خود رسولخدا آنی بہی تصریح فرمادی تہی کہ نہین معلوم تم لوگ بعد میری کیا کیا دین مین ایجاد ین کروگی موافق روایت صحیح بخاری وموطا کے جسکو ہم اوپر ثابت کرچکی ہین اور دوسری بروایت عبداللہ بن ہشام منقول ہے کہ عمر بن الخطاب نی کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ یا رسول اللہ آپکو مین سب سے سوا چاہتا ہون مگر اپنی جان سے حضرت نی ارشاد کیا کہ ہرگز ایمان دار وہ شخص نہین ہے کہ جو مجہی اپنی جان سے زیادہ عزیز نرکہی اوس وقت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کو اپنی جانسی بہی زیادہ عزیز رکہتا ہون حضرت نی فرمایا کہ اب اس کلمہ کو کہتی ہوا ای عمر یہہ در منثور مین مذکور ہے کیا عملوا الصالحات سی یہی مقصود ہے کہ مالک ابن نویرہ و سعد بن عبادہ و ابو ذر غفاری سے صحابہ عدول مقبول رسول مقبول کو قتل کروادین اور انواع اذیت دیوین علاوہ اسکی خلافت تو آنکی ثلاثہ

کی تعین خلق ہوئی ہے اور خلیفہ جو سابق مین گذری مثل آدم و داود
اونکو خدا نے خلیفہ کیا تہا اور ضرور ہے کہ اس مقام پر بہی خلیفہ من
جانب اللہ مراد ہووی اور ظاہر ہے کہ آپکی تینون خلیفہ من جانب اللہ
نہ تہی اور ابہی تک روز وفات رسولخدا سے اوس دین پر کہ جو پسندیدہ
خدا ہے قدرت حاصل نہین ہوی اسواسطی کہ ہزار ہا یہود و نصاری
دار باب ملل مختلفہ موجود ہین پس مراد اس سے جناب امیر علیہ السلام
اور اونکی اولاد اطہار ہین کہ بتعین حق تعالی یہہ سب کے سب خلیفہ
ہین اور حق تعالی ان سب کو قادر فرماوی گا اپنی اوس دین پر
کہ جو پسندیدہ خدا ہے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو بعد ظہور
و دیگر ایمہ علیہم السلام کو زمان رجعت مین کہ اوسوقت جتنی مضامین
اس آیت کے ہین سب صادق آوینگی اور آیہ کریمہ ونرید ان
نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم
الوارثین ونمکن لہم فی الارض ونری فرعون وہامان
وجنودہما منہم ما کانوا یحذرون مین طرف اسیکی اشارہ ہے اور
یہانسی بہی پتہ امامت کا جو آپ کو نہین ملتا تہا کلام اللہ سے دیکہہ لیجیے
اور فرعون وہامان اور اونکے جنود سے غاصبین حقوق آل محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ مقصود ہین اور اگر یہہ آیت مخصوص حضرت موسی ہوتی
تو حق تعالی منہم نہ فرماتا بلکہ منہ فرماتا اور آیت استخلاف مین جو لفظ ارتضی
ہی وہ اشارہ ہے طرف اوس آیت کے جسمین رضیت لکم الاسلام

وبنا ہے کہ نازل ہوئی ہا ہے خم غدیر مین بعد خطبہ پڑہنی جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے درباب خلافت حضرت امیر کبیر علیہ السلام اور سبیے ارتضا
مین اشارہ خفیہ ہے طرف لفظ مرتضی کے کہ لقب مبارک اوس جناب کا ہے مسند
ابن حنبل مین منقول ہے ابن عباس سے کہ قران مین جو آیت ایسی ہے کہ اسمین
اول مین لفظ الذین امنوا ہے علی علیہ السلام اوسکے سردار اور امیر مین
اور تحقیق کہ حق تعالی نے عتاب کیا ہے اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر
قرآن مین اور نہین ذکر کیا جناب امیر علیہ السلام کا مگر بنیکی وخیر اور یہہ جو
آپ نے لکہا کہ حضرت امیر معاویہ تو اونکی امارت کا حال سنئے جمع الجوامع
مین ابی عبیدہ سے منقول ہے کہ معاویہ نے خط لکہا تہا جناب امیر علیہ السلام
کو کہ اے ابو الحسن میری فضایل بہت مین اور میرا باپ سردار تہا جاہلیت مین
اور مین بادشاہ ہون اسلام مین اور ماموں ہون مومنین کا اور کاتب
وحی ہون پس فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ فضیلتون کے ساتہہ فخر
کیا چاہتا ہے مجہپر فرزند اوس عورت کا کہ جسنے کلیجہ کے ٹکڑے کہائے اوسکے بعد
ارشاد فرمایا کاتب سے لکہہ کہ بجواب اوسکے لکہہ محمد النبی اخی وصہری
وحمزۃ سید الشہداء عمی ؛ وجعفر الذی یمسی ویضحی یطیر مع الملئکۃ ابن امی
وبنت محمد سکنی وعرسی ؛ مسوط لحمہا بدمی ولحمی ؛ وسبطا احمد ولدای
منہا ؛ فایکم لہ سہم کسہمی ؛ سبقتکم الی الاسلام طرا
صغیرا ما بلغت اوان حلمی ؛ پس معاویہ نے کہا کہ چہپا دو اس خط کو
او نہ پڑہیو و الا اہل شام رجوع کرینگی جناب امیر سے [illegible]

ربیع الابرار مین لکھی ہین کہ معاویہ بروز جمعہ خطبہ پڑھتا تھا کہ دفعۃً ریح ہم تا
معاویہ سے بالای منبر سرزد ہوی لوگ اس حال کو دیکھکر رنجیدہ ہوی
کہ ممبر رسولخدا پر لوگون کے سامنی اسطریق کی بی ادبی کی اوسوقت
معاویہ نے خطبہ مین یہہ الفاظ پڑہای الحمد لله الذی خلق ابدانا
واسکنها ارواحنا وجعل فیها ریاحا وجعل خروجها للنفس راحة
فربما اختلجت فی غیر اوانها وانفلتت فی غیر وقتها فلا جناح علی من
جاز منه ذلك والسلام یعنی شکر اوس خدا کا کہ جسنی ہماری بدنون کو
پیدا کیا اور اون بدنون مین روحین ڈالین اور اوسمین ریحین بہرین
اور نکلنا اون ریحون کا واسطی نفس کے راحت مقرر کیا پس بعض اوقات
وہ ریحین بی وقت نکل جاتی ہین پس خطاوار نہین وہ شخص کہ جس سے
صادر ہوا اوسوقت صعصعہ بن سوحان اوٹہکہری ہوی اور کہا صدقت
یا معاویہ ان الله خلق ابدانا الی ان قال جعل خروجها للنفس
راحة ولکن جعل ارسالها فی الکنیف سنة وعلی المنبر بدعة
یعنی سچ کہتی ہو ای معاویہ تحقیق کہ حق تعالی نے بدنون کو پیدا کیا اور اوسمین
ریحین بہرین اور گردانا نکلنی کو اوس ریح کے واسطی نفس کے راحت مگر
نکلنا اون ریحون کا جای ضرورین مین سنت سے اور منبر کے اوپر بدعت
ہے اوسکی بعد کہا ای اہل شام اوٹہو کہ تمہارے امیر کا وضو ٹوٹ گیا اور
نہ تمہاری نماز ہے نہ اوسکی نماز ہے یہہ کہکر مسجد سی اوٹہکر چلی گئی اور یہہ
جو اپنی کتاب کہ اگر آمنوا سے مراد فقط جناب امیر علیہ السلام کو لیجئی تو

لفظ امنوا کہ صیغہ جمع ہے کیونکر شخص واحد پر صادق آویگی پس اگرچہ امنوا
سے یہان مقصود مین جمیع ایمہ علیہم السلام لیکن آپ فرمائیے کہ وہ حدیث
جو آپکے یہان منقول ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ انا مدینۃ العلم وابو بکر سقفہا وعمر حیطانہا وعلیؓ بابہا امین
لفظ حیطان جمع ہے اور عمر شخص واحد پس یہان کیونکر صیغہ جمع شخص واحد
پر صادق آیگا اور یہہ جو آپنے کہا ہے کہ اگر امام زمان کو مراد لیجئے تو متکلم
کے مخالف ہے اسکی کہ اسکی موافق تو اون خلیفون کا صحابی ہونا ضرور
ہے تو اوسی آیہ کریمہ یعنی یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم الخ لیکن سے
مرتدین کا صحابی ہونا ضرور ہی ہوگا اور لازم آویگا کہ صحابہ مرتد ہوذین
اور مخالف ہوگا اوس قول کے کہ جو آپ کہتے ہین کہ جملہ صحابہ عدول ہین اور
یہی چاہئے آیہ یا ایہا الذین امنوا اذا طلقتم النساء کہ بصیغہ جمع وارد
ہوا ہے اس سے طلاق دینا مخصوص ہوجاوے ساتھہ صحابہ حاضرین
کے اور اونکے سوا جو ہوذین اونکی واسطے حکم جواز طلاق باقی نہ ہے
حالانکہ یہہ خلاف شریعت اسلام ہے فقط

سوال ششم آیہ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف
یاتی اللہ بقوم سے یہہ ثابت ہے کہ جو لوگ مرتدین سے جہاد کرینگے
وہ اللہ کے پیارے اور بڑی کامل ہونگے تو سوا حضرت ابو بکر اور
اونکے ہمراہیون کے اور کسی نے مرتدین سے قتال نہین کیا اور خوارج
کو مرتدین کہنا نہایت بیحیائی ہے کہ اونکو بدعتی کہئے مناسب ہے

کیونکہ کافر یہ نہین غرض اوس دین اور اوس نبی کے معتقد ہین فقط
جواب مفسرین کا اہل سنت نے اس آیہ کے شان نزول مین اختلاف
کیا ہے بعضون نے مثل ثعلبی کے کہا ہے کہ یہہ آیہ نازل ہوا شان مین
جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اور فخر رازی اور امثال نے
اوسکے بسبب شدت تعصب کے کہا ہے کہ یہہ آیہ نازل ہوا شان مین
اہل یمن کے اور سند لایا ہے آپ کا امام اپنے قول پہ اس روایت کو
کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو لوگون نے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا
کہ یہہ قوم کون ہین جو مرتدین سے جہاد کرینگی آپ نے دست مبارک کو
اپنے پشت سلمان پہ پھیرا اور فرمایا کہ اوس قوم سی مراد سلمان اور قوم
سلمان ہے اور دوسری روایت ذکر کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و
آلہ نے اشارہ کیا طرف ابی موسی اشعری کے اور فرمایا کہ وہ قوم انکے
قوم ہے انتہی پس اب ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے مفسرین کے اقوال کے
بنا پہ تو کہین پتہ آپ کے خلفای ثلاثہ کا نہین اگر جناب امیر علیہ السلام
بنا بر آپکے مفسرین کے مقصود ہین اور ہی ہی کہ اسی پہ اتفاق سنی و شیعہ
دونون کا ہے اور جسپر اتفاق ہو وہی قابل عمل کے ہوتی ہے اور بر تقدیر
نزول اگر اہل یمن ہی مقصود ہون تو اہل یمن نے تو جہاد کیا ہے بالخصوص
جناب امیر علیہ السلام کے ساتھہ بیشک کہ جناب امیر علیہ السلام نے اونکی
مدح کی ہے خطبہ مین اور اپنے دیوان مین اور کہین سے ثابت نہین ہا
کہ اہل یمن نے مقاتلہ کیا ہو ... آپکے خلفا کے ساتھہ پس اس سے

نازل ہونا آیہ کا شان جناب امیر علیہ السلام مین ثابت ہوا اور اگر حضرت
حضرت سلمان مقصود مین تو حضرت سلمان کی تعریف عین تعریف اہل بیت
کے ہے اور ظاہر ہے کہ وہ مطیع جناب امیر علیہ السلام تھے نہ مطیع آپکے خلفا کے
اور اگر ابو موسی اشعری مقصود ہون تو وہ مقصود ہو نہین سکتے اسواسطے
کہ حدیث مین تو اتنا ہی ہے کہ قوم ابو موسی اشعری نے مثل حضرت سلمان
کے نہ فرمایا کہ سلمان مین اور قوم سلمان علاوہ اسکی اس آیہ سے یہہ نہین
نکلتا کہ جو قوم پیدا ہو گی وہ اونہین مرتدین سے جہاد کریگی بلکہ آیہ سے
اتنا ہی نکلتا ہے کہ جو شخص دین سے پھر جاوے وہ خدا سے پھر جاویگا حق تعالی ایک قوم
پیدا کریگا کہ وہ دوست خدا ہونگی اور راہ خدا مین جہاد کرینگی علاوہ اسکی
بقول آپ کے جو اس مسئلہ کے پہلی مسئلہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ مرتد بھی ہو گئے تھے اسواسطے کہ آپ نے اول مسئلہ مین کہا ہے
کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم سے یہہ ثابت ہے کہ جنسے وعدہ خلافت
ہوا ہے وہ صحابی ہی ہون والا لفظ منکم بیکار ہو گی پس اس مقام پر
بھی ہے کہ یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم الخ پس اس سے مرتدین کا
صحابی ہونا ضرور ہے والا یہان بھی لفظ منکم بیکار ہوگے ذرا اپنی کتاب
مغرب ملاحظہ فرمائی اوسمین یہہ حدیث لکھی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے حق جناب امیر المومنین علیہ السلام مین کہ یہہ جہاد کرینگی ناکثین
سے اور قاسطین اور مارقین سی صاحب مغرب کہتا ہے کہ مراد ناکثین
سے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے بیعت کو جناب امیر علیہ السلام کے توڑا اور

عایشہ کو بہڑکا کر کے لیکئے بصرہ کو اونٹ پر سوار کرکے کہ نام اوس اونٹ کا
عسکر تہا اور اسیواسطی نام اوس لڑائیکا جنگ جمل ہی اور قاسطون معاویہ
اور اتباع معاویہ ہین اسواسطی کہ اون لوگون نے تجاوز کیا حق سے جسوقت
کہ لڑی وہ امام بحق علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اور اوس جنگ
کا نام ہے جنگ صفین اور مارقین وہ لوگ ہین کہ خارج ہوی دین خدا
سے اور حلال جانا اونہون نے جنگ کو خلیفہ رسول خدا سے اور وہ لوگ
عبید اللہ بن وہب اور حرقوص بن زہیر بجلی کہ مشہور ہے ساتہہ ذو الثدیہ
کے اور اتباع اوسکی اور اس جنگ کا نام ہے جنگ نہروان اور وہ زمین
عراق سے چار فرسخ پر واقع ہی آپ دیکہیے کہ خوارج کو مرتد کسنی کہا آپ کی عالمون
نی یا اور کسی نے معلوم نہین کہ یہہ بیجا ہی ہے یا کیہہ اور انصاف سی نہ
گذرے محبت خدا اور رسول جو آپ کے خلفا کو تہی اوس محبت کا حال
توجوابات سابقہ سے کہ جو آپ کی کتابون سے لکہی گئی ہین بخوبی واضح
ہوجاویگی بار بار ذکر کرنیکے احتیاج نہین ہے قران کا جلانا دلیل
محبت خدا ہے اور خانہ رسالت مین آتش افروزی کرنا اور رسول
خدا کی دفن وکفن مین شریک نہونا یہہ دلیل محبت رسول ہے جنگ گاہ
جہاد سے بہاگنا وہ بہی ایک دفعہ نہین مگر یہہ دلیل جہاد کرنیکی راہ خدا
مین اب کہانتک لکہین یہہ آیت تو کسی طریق سے صادق نہین آتی
ہان اپنی کتابون سے بزبانی اپنے عالمون کے صفات جناب امیر
علیہ السلام سنئے صواعق مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام بروز شورہ

حجت لائی اہل شورہ پر اور فرمایا کہ مین تمہین قسم دیتا ہون خدا کے
آیا کوئی تم مین مجھسے زیادہ تر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے قرابت
رکھتا ہے اور آیا کوئی شخص ہے کہ جسکو رسول خدا نے اپنا نفس قرار دیا ہو اور
وسکے فرزندونکو فرزند قرار دیا ہو اور اوسکی عورتون کو اپنی عورتین کہا ہو بجز میرے
سبھون نے باتفاق کہا کہ نہین کشاف مین لکھا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و
آلہ صبح مباہلہ کو گود مین لیکر امام حسین علیہ السلام کو برآمد ہوئی درحالیکہ امام
حسن علیہ السلام کی ہاتھہ پکڑی ہوئی تھے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام پیچھی
اوس جناب کے تھین اور جناب امیر علیہ السلام پیچھے تھے جناب فاطمہؑ کے اور
آپ فرماتی تھے کہ جب مین دعا کرون تو آمین کہنا پس اسقف افسر نصارے
نی کہا کہ ای گروہ نصاریٰ مین دیکھتا ہون اون صورتون کو کہ اگر یہہ
چاہینگے خدا سے تو پہاڑ کو زمین سے ہٹا دیگا ان سے مباہلہ نکرو والا
ہلاک ہو جاؤگے اب اسی سے فضیلتین کئی نکلین ایک تو یہہ کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے اول سے دعا مین مدد چاہی دوسری علماء
نصاریٰ نے اقرار کیا اونکی قرب و منزلت کا پیشگاہ حق تعالیٰ فخر رازی
فرماتی مین کہ اہل بیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ برابر مین رسولخداؐ کے
پانچ چیزون مین ایک تو سلام مین حق تعالیٰ نے فرمایا السلام علیک
ایہا النبی اہل بیت کے شان مین فرمایا سلام علی آل یس دوسری تشہد
نماز مین خدا کی صلوات بھیجی رسولخدا پر اور اونکی آل پر تیسری طہارت مین رسول
خدا کو فرمایا طہ ای یا طاہر اور اہلبیت کے بارہ مین فرمایا کہ ویطہرکم

فقط ہبرا چوتھی صدقہ حرام کیا رسول خدا پر اور اونکے اہل بیت پر پانچوین
محبت کے بارہ مین فرمایا حق تعالی نے رسولخدا کے فاتبعونی یحببکم
اللہ اہل بیت کی محبت مین فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی حق تعالی نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اہلبیت کو
اونکے باعث امان امت گردانا ہے عذاب سے فرمایا وماکان اللہ
لیعذبھم وانت فیھم حضرت نی فرمایا کہ جب ستارہ جاتی رہین گے تو اہل
آسمان بہی جاتے رہین گے اور جب میرے اہل بیت جاتے رہینگے تو اہل زمین
جاتی رہینگے یہہ صواعق محرقہ مین بہی مذکور ہے جناب امیر علیہ السلام کو جائز
تہا کہ حال جنابت مین مسجد رسول خدا مین رہین چنانچہ صواعق مین اور
کشاف مین یہہ حدیث مذکور ہے سعد سے کہ اونکے برابر کوی راوی معتبر
اہلسنت کے یہان نہین ہے وہ کہتی ہین کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے واسطی علی کے کہ نہین حلال ہے واسطی کسی کے کہ جنب ہووی بیچ
اس مسجد کے سوای میری اور سوای تمہارے تمام اصحاب کی دروازی بند
کردی گئے مسجد مین اور دروازہ فقط جناب امیر علیہ السلام کا کہلا رہا چنانچہ
نسائی کہ اصحاب ستہ مین سے ہے کئی طریق سے اوسنی اس روایت کو
لکہا ہے مقاتلہ اور جہاد بہی کرنا مخصوص جناب امیر علیہ السلام تہا حاکم
نے اور احمد نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
حضرت علی سے کہ تم مقاتلہ کروگے تاویل قرآن پر جیسا کہ تمنی مقاتلہ کیا ہے
تنزیل قرآن پر حضرت نے اولویت واسطی جناب امیر علیہ السلام کے ظاہر

فرمائی اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ صواعق محرقہ مین ہے کہ
کہ کسی نے عمر سے کہا کہ تم ایسی تعظیم کرتے ہو جناب امیر علیہ السلام کی کہ اور
اصحابون کی نہین کرتے ہو عمر نے کہا کہ یہہ میری مولا ہین پہر ابن حجر نے
لکہا ہے مقصد خامس مین صواعق سے کہ دو اعرابی لڑتے ہوی آئی عمر کے
پاس عمر نے کہا جناب امیر علیہ السلام سے کہ آپ حکم دیجئے پس حضرت نے حکم
بیان کیا پس ایک اعرابی نے کہا کہ ہماری درمیان مین انہون نے حکم
بیان کیا ہے پس عمر نے اوچہل کے اوسکی گردن پکڑی اور کہا کہ نہین
جانتا ہے تو کہ یہہ کون ہین یہہ میری مولا ہین اور مولا ہین ہر مومن کے
اور جسکی یہہ مولا نہین وہ مومن نہین انتہی اور رسولخدا نے حضرت کو اپنا
بہای بنایا اسکو ترمذی نے لکہا ہے اپنی صحیح مین اور سیوطی نے لکہا ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسی خدا کے جسنی مجہی پیغمبر کیا کہ یا علی تمہارے
بہائی بنانی مین جو میںنے دیر کی تو مینے اپنی واسطی تمہین رکہا تہا اس سے ظاہر
ہوا کہ جسطرح سے آخر زمان مین مین پیغمبر ہوا اور شرف نبوت مجہی حاصل
ہوا حال آنکہ مقدم ہون فضیلت مین سب پیغمبرون سے اسی طریق سے
تمکو سب سے اخیر اپنا بہائی بنایا اور شرف اخوت تمکو حاصل ہوا حال آنکہ
تمہین فضیلت ہے سب اصحاب پر اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے دوستی
علی کے اپنی دوستی کہی اور دشمنی علی کے اپنی دشمنی کہی صواعق مین ہے
اور طبرانی نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ جسنے علی کو دوست رکہا اوسنی مجہی دوست رکہا اور

جسنے دشمنی کی علی سے اوسنی مجہسے دشمنی کی اور جسنے مجہسے دشمنی کی اوسنی دشمنی خدا سے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت کو سردار کیا سہو لکا مواہب لدنیہ مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام دور سے دکہای دے حضرت نی فرمایا کہ یہہ سردار ہین عرب کے عایشہ نے عرض کی کہ آپ سردار عرب کے نہین ہین حضرت نی فرمایا کہ مین سردار عالم ہون اور علی بن ابی طالب سردار عرب کے ہین اب فرمائی کہ آپ کے خلفای ثلثہ عرب تہی یا عجم تہی یا حیوانات مین سے تہے اگر عرب تہی تو جناب امیر علیہ السلام اونکی سردار تہی اگر عجم تہے تو عجم پر عرب سردار ہین تو جناب امیر علیہ السلام کو سرداری دو درجہ کی حاصل ہوی اور اگر حیوانات مین سی تہی تو حیوانات سے اشرف ہے انسان اور انسان اگر عجم ہے تو اوسنی اشرف ہے عرب اور عرب کی اشرف ہین جناب امیر علیہ السلام تو اس راہ سے کئی مراتب کی سرداری جناب امیر علیہ السلام کی واسطی ہے آپ کی خلفا پر براویات آپکے ہم مذہبون کے

سوال ۳۵ خدا کی ذمہ عدل واجب ہے تو آیہ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کا کیا جواب ہے

جواب ۳۵ سبحان اللہ چہوٹا مُنہہ بڑی بات سوال کرنیکی لیاقت بہی چاہیے ہی جبکہ آپکو علم اپنی مصلحتونکا نہین ہوتا کہ اسکے کرنے مین بہتری ہوگی یا برائی اور جو کچہہ کہا نادانستہ اوسکو کہتی ہو کہ جو تقدیر مین لکہا ہوا تھا وہ ہوا چنانچہ ربیع الابرار مین زمخشری نے لکہا ہی کہ بی بی عائشہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسکو زیادہ چاہتے تھے اونہون نے کہا فاطمہ کو سایل نے کہا کہ مین عورتونمین نہین پوچہتا مردونمین زیادہ کسکو چاہتے تھے عائشہ نے کہا

که علی بن ابی طالب علیه السّلام کو سائل نی کہا که پہر آپ اونسی لڑین کیون
یہہ سنکر ہو نہہ ڈہانپ کر رونی لگین اور کہا که جو میری تقدیر مین تہا وہ ہوا
فقط اب خیال کرنا چاہئی ہے که رسولخدا نی فرما ہی دیا تہا که لڑائی علی کی میری
لڑائی ہی ای عایشه ڈرنا اوس دن سے که جسدن کتّی بہونکین اور جب تشریف
لی گئین لڑائی کو تو اس حدیث کو خیال نه کیا اور کتون نے بہی بہونک کر آگاہ
کیا لیکن یاران یار غار نے گواہی دی که وہ یہہ مقام نہین ہے اور وہ
گواہی جو اوّل اوّل جہوٹی اسلام مین ہوی ہے وہ یہی تہی کوی شخص
منصف مثل آپ کے موجود نه تہا که ایسی فعل قبیح کا سوال کرتا پس افعال
حق تعالی تو عظیم ہین اس سے که کوی اوسکی مصلحت کو سمجہ سکے ایک ایک
عالم اور ایک ایک طبیب جو مسئله کہدیتا ہے یا نسخه لکہه دیتا ہے اوسمین کوئی
چون وچرا نہین کرتا اور اگر کسی نے چون وچرا کیا اور راونسی بتا یا سبب اوسکا
تو چونکه قواعد سے واقف نہین تو کچہه بہی خیال مین نہین آتا یاد کیجئی سوال
ملائکه کو که جب حضرت آدم کے خلیفه کرنے کا حق تعالی نے اظہار کیا تو ملائکه
نے کہا تہا که تو گردانیگا روی زمین پر اوس شخص کو جو فساد کریگا اور خونریزی
کریگا تو حق تعالی نے یہی فرمایا تہا که مین جانتا ہون اوس چیز کو که تم نہین
جانتی ہو اور جب خدا نے ملائکه کا امتحان لیا اور اسما کو دریافت کیا تو
نام تک نه بتا سکے جس مقام پر نفوس ملکی کام نکرین وہان پر عقول انسانی
ہمکو کیا لیاقت مگر ہان جس ظرف مین جو کچہه ہوتا ہے اوس سے ٹپک پڑتا ہے
چونکه آپ تابعین ہین سیلا دونکی ہین جنہون نی ظلم کیا ثقلین پر تو آپ خدا سے

عدالت کو نفی کیا چاہتی ہین اور اوسکو بہی ظالم ٹہرایا چاہتی ہین دعوی قران خوانی کا بہت وان اللہ لیس بظلام للعبید یاد نہین کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا جابجا قران مجید مین اپنی بندون کو حکم بعدل فرماتے اعدلوا ہوا قرب للتقوی وآیہ وان خفتم ان لا تعدلوا فوحدۃ وآیہ واشہدوا ذوی عدل منکم اوسپر شاہد ہے اور خود عدالت نکرے مصرعہ سخن شناس نئے دلبر خطا انیست

سوال۳ بندہ اپنے افعال کا خالق ہی تو آیہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ کا کیا جواب ہے فقط

جواب۳ اگر بندہ خالق اپنے افعال کا نہین ہے تو آیہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کے کیا معنی اور اضل فرعون قومہ اور اضلہم السامری اور قول شیطان بروز آخرت جو منقول فے القران ہے لیس لی علیکم سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموا نی ولوموا انفسکم کیا تاویل کیجئے گا اگر آپ اتباع رحمان سے ہین تو ارشاد رب رحیم پر عمل کیجیے اور اگر متابعت شیطان منظور ہے تو قول شیطان رجیم کو مسلم کیجئے دیکہئے اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون علیم یعنی جو چاہو تم کرو حق تعالی تمہارے عمل کے ساتہ عالم ہے اس سے تو اختیار بدست بندگان نکلتا ہے پہر آپ تبرا وغیرہ جو نسبت خلفا کے شیعون سے صادر ہوتا ہے اوسمین شیعون کو قصور وار کیون کہتی ہین جو مشیت خدا سے وہ شیعہ عمل مین لاتی ہین وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ سوجود ہے فقط

سوال ۳۳ حدیث اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم بشہادہ رسالۃ المکاتیب آپ کے کتابون مین ہے اس سے صاف مذہب اہلسنت ثابت ہے فقط

جواب ۳۳ رسالۃ المکاتیب ہو یا اصالۃ الاعاجیب ہو شیعیان اہلبیت اطہار علیہم السلام تابع ثقلین مین ہین جو اونکی ارشاد کے مخالف کوی روایت ہوگی وہ ماؤل یا مطروح یا محمول تقیہ پر ہوویگے آپ اپنی کہی جب بقوت آیات قرانی اور بیان مریدان خلیفہ اول وثانی مرتدین کا صحابی ہونا بسبب لفظ سنکم کے ضرور رہوا تو پہر اونکی اقتدا مین اہتدا کہان رہی اور بر فرض تسلیم کیا مالک ابن نویرہ وسعد ابن عبادہ وابی مسعود وابوذر غفاری وحضرت سلمان فارسی صحابی نہ تہی کہ آپکے خلفانے اونسی بی ادبیان کین اور انواع ایذا دہی بہ نسبت اونحضرت کے عمل مین لائے بلکہ اونکو ہلاک کیا ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا کا حفظ ہاتہ سے دیا فقط

سوال ۳۴ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت بشہادت سیاق سباق ازواج کے حق مین نازل ہے اسکا کیا جواب باقی حدیث اہل عبا سے یہہ اعتراض نہین اوٹہہ سکتا کیونکہ اوس سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ وہ برکت دعای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بہی ہو گئے علی ہذا القیاس ضمیر مذکر سے استدلال کرنا غلط اول تو یہی کلمہ کم جو ضمیر

مذکر ہے دوسری جا حضرت سارہ کے خطاب مین موجود ہے علاوہ برین یہہ
اعتراض خدا پر ہوگا شہادت سیاق وسباق کا جواب نہین فقط
جواب ازواج رسولخدا کے بارہ مین تو سورہ مریم مین دیکہہ لیجیی کہ
کسطرح کے کلمات عتبات حق تعالی نے فرمایا ہے ایک تو قول خدا سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ازواج نے جنکی آپ فضیلت کے درپی مین ہوا
تفسیر بیضاوی کے بہید رسولخدا کا ظاہر کردیا دوسرے یہہ کہ خدانی اونہین
کے حق مین یہہ فرمایا کہ صغت قلوبکما یعنی برگشتہ ہین دل تم دونون
کے امرواجب سے کہ وہ اطاعت رسولخدا ہے یہہ معنی ہمنی موافق تفسیر
بیضاوی کے لکہی ہین تیسرے خدانی اونکو توبہ کرنیکو فرمایا پہر ان بدعتاب
کے ساتہہ نازل ہونا آیہ تطہیر کا اونکی شانمین بعید ہے اور لفظ اہلبیت
سے جو آپ ازواج کو داخل کیا چاہتی ہون تو موافق محاورہ اہل عرب
کے اہل بیت مین ازواج داخل نہین صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ زید
سے پوچہا کہ اہلبیت مین ازواج بہی ہین اونہون نے کہا کہ نہین قسم ہے
خدا کی بتحقیق کہ عورت مرد کے ساتہہ مدتون رہتی ہے جب وہ طلاق دیدیتا ہے
تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف پہر آتی ہے اہلبیت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ اولاد رسولخدا ہین سیاق وسباق سے بہی دلالت اہلبیت ہونیکے
بہ نسبت ازواج کے نہین نکلتی اسواسطی کہ خدانی اونکے بارہ مین فرمایا
بیوتکن فرمایا ہی یہان بہی اگر اہلبیت مین داخل ہوتین تو اہل البیوت
فرماتا اور ضمیر مذکر سے جو اپنی استدلال کو غلط کہا تو یہہ غلط فہمی آپکی ہے ازواج

توہین اور معہ جناب سیدہ دس عورتین ہوئین اور مرد تین ہوی حسنین
علیہما السلام اور جناب امیر علیہ السلام پہر تین مرد دس عورتون پر غالب
کیسا آگئی تو ضرور ہوا کہ مرد یہان زیادہ تہی اور ایک جناب سیدہ علیہا
السلام اور یہہ جو آپ نے کہا کہ برکت دعای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ بہی داخل ہو گئی تو دیکہی روایت ابن مردویہ
کو کہ ام سلمہؓ سے منقول ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ آیہ تطہیر نازل ہوی میرے گہر مین وقت
میری گہر مین سات شخص سے جبرئیل اور میکائیل اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ
اور حسینؑ اور مین دروازہ پر تہی گہر کے مین عرض کے یا رسول اللہ مین
اہلبیت سی نہین ہون حضرت نی فرمایا کہ تم نیکی پر ہو اور تم ازواج نبیؐ
مین سے ہو اور صحیح ترمذی مین بہی اسیطرح لکہا ہے پس اگر مراد اہلبیت سے
ازواج نبی ہوتی تو جناب ام سلمہ کہ [illegible] درہ اہل عرب سے آگاہ تہین وہ
کیون دریافت کرتین کہ مین بہی اہل بیت سے ہون اور بڑا خدا کا فضل
یہہ ہوا کہ یہہ آیہ نازل ہوا گہر مین جناب ام سلمہ کے اوسوقت کہ کوی ازواج
نبی مین سے اوس گہر مین موجود نہ تہین والا طہارت بہی مثل خلافت کے
غصب ہو جاتی اور پہر اگر اہل بیت سے آپ کا مقصود یہہ ہی کہ جو گہر کے اندر
ہووی تو پہر چاہی کہ آپ بلی اور چوہا اور جو وحوش وطیور ہووین اون
سب کو اہل بیت کہی اور اس آیہ مین شامل کیجی اور وہ آیہ جو شان
مین حضرت سارہ کے وارد ہے وہان بہی حضرت ابراہیم اور سارہ اہل
بیت اونحضرت کے مقصود ہین اور چونکہ وہان کوئی قرینہ مانع

سارہ کے داخل ہونیکا نہین ہے اس جہت سے ایک حضرت سارہ بہے
اوسمین داخل ہین جسطرح آیہ تطہیر مین ضمیر بنکم مین جناب فاطمہ داخل اور
یہہ شبہہ کرنا کہ آیہ تطہیر کے اگلی اورپچہلی آیتون مین تو ذکر ازواج کا ہے پہر
آیہ تطہیر سے ازواج کیونکر خارج ہوگئین تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کلام
اللہ سمجہکے پڑہتا ہے اوسپر خوب ظاہر ہے کہ آیات مکیہ مین وہ آیتین داخل
ہوگئین جو مدنیہ مین نازل ہوئین و بالعکس اور ایک قصہ کی اثنا مین
دوسرا قصہ مذکور ہوگیا ہے بلکہ بہت جگہہ معطوف اور معطوف علیہ مین
بہی فاصلہ کثیر ہوگیا ہے چنانچہ یہہ آیتین جو سورہ نور مین مذکور ہین اور
آپ نے اوسمین سے سوال بالا مین بہی لکہا ہے دیکہیئے قل اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرّسول فان تولّوا فانّما علیہ ما حمّل وعلیکم ما حمّلتم وان
تطیعوہ تھتدوا وما علی الرّسول الّا البلاغ المبین وعد اللہ الّذین
امنوا منکم وعملوا الصّالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف
الّذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الّذی ارتضی لھم ولیبدلنّھم
من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد
ذلک فاولئک ھم الفاسقون واقیموا الصّلوۃ واٰتوا الزّکوۃ واطیعوا
الرّسول لعلّکم ترحمون نیشاپوری و زمخشری وبیضاوی وغیرہ نے
لکہا ہے کہ اقیموا الصّلوۃ کا عطف اطیعوا اللہ پر ہے حالانکہ بابین مین
کسقدر فاصلہ اور کتنی جملہ معترضہ بین ہین اسیطرح ایک آیہ تطہیر بہے
بیچ آنکی کہ آل عبا کو خصوصیت پیغمبر سے زیادہ ازواج سے ہے

یا بغرض غیرت دلانے ازواج کے کہ تم بہی کیون مشغول طاعات الٰہی مثل آل عبا کے نہین ہوتی ہو اور کیون نافرمانی رسولؐ کے کرتے ہو درمیان مین اون آیتون کے آگئی ہے تو کیا مقام تعجب ہی اب خدمت مین حضرت سایل کے التماس ہے کہ سیاق اور سباق کا جواب تو آپ کو مل گیا اور اعتراضین جو آپ نے کین وہ بملاحظہ جملہ معترضہ آپکا اعتراض خدا پر ہوگا فقط

سوال نمبر ۹ الطیبات حضرت عایشہ کی شان مین نازل ہے اسکا شیعہ بہی انکار نہین کرسکتی یہہ لفظ جسقدر اونکی پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے اوتنا فقط لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا پر دلالت نہین کرتا کیونکہ لفظ طیبات صفت مشبہ ہے جو اصلی پاکیزگی پر شاہد ہے اور یذہب ویطہر بتجدد پر دلالت کرتا ہے جس سے اوتنا پاکیزہ ہونا ثابت نہین یہہ کیا وجہ ہے کہ آیہ تطہیر کے بہروسے اہل بیت کو معصوم کہو حالانکہ وہ بہی اصلی نفس ازواج کی شان مین اور بعارضی ناپاکے زایل ہوجانے پر دست آویز ہے اور باعتبار آیہ الطیبات حضرت عایشہ اور سوا اونکی اور ازواج کو معصوم نہین کہتی کیونکہ جو مورد خاص ہے پر الفاظ عموم دلالت کرتی ہین فقط

جواب یہہ دعوی آپ کا بیجا ہے شیعہ تو نزول آیہ افک کو بہی درباب عایشہ نہین جانتی بلکہ ماریہ قبطیہ پر عایشہ نے تہمت کے تہی کہ وہ حاملہ رفع اوس تہمت کے یہ آیہ نازل ہوا طیبات صفت مشبہ بیشک ہے مگر یہہ لفظ صفت عایشہ کی نہین ہوسکتی یہہ صفت مشبہہ بہ نسبت عایشہ کے آپکے

صفت مشبہ ہے اسلئے کہ اصلی پاکیزگی اور عارضی پاکیزگی دونوادن مین
تہی کیا اصلی پاکیزگی اسی کو کہتی ہین کہ گناہون مین آدمی بہرا رہے خود
حبشیونکا ناچ دیکہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو بہی دکہادی اور
تصویر ذی روح کے بنانی سے پرہیز نکری اور گڑیونسی کہیلا کری چنانچہ
جامع الاصول مین روایت نسائی مین ترجمہ مشکوۃ عبدالحق دہلوی مین موجود
ہے کیا عارضی پاکیزگی یہی ہے کہ مبتلای طمث رہین پاکیزگی وہ ہے کہ
کسی طریق سے نجاست گرد نہ آنی پاوی سوان دونون نجاستون سے
آپکی عایشہ صاحبہ بری نتہین پہر کیونکر طیبات سے ہوسکتی ہین اور
یطہرکم استمراری تجددی پر دلالت کرتا ہی ذرا حاشیہ خطائی جو مختصر معانی پر ہی اوسے دیکہیے
کہ محمد کے معنی کو جو نہین کیا بیان کیا ہی اور اگر ایسا ہی آپکا فہم ہی تو یعلم کا صیغہ مثل یذہب و یطہر کے
کیا آپ مضارع کا قائل ہو جائیگا کہ خدا کا علم جدید ہی قدیم نہین تہا جو آپ یعلم کے معنی فرمائیگا وہی ہم یذہب
و یطہر کے معنی کہین گے اور طیبات کی تفسیر مین درمیان سنی و شیعہ کے اختلاف
ہی بعضون نے عورتون کو کہا ہے اور بعضون نے کلمات کہی اگر طیبات سے
مقصود وہ عورتین ہین جنکو شارع نے حلال کیا ہے اور اگر یہ مقصود ہو
کہ جو عورتین پاک ہین گناہون سے وہ اون مردون کیواسطی ہین
جو گناہون سے پاک ہین تو پہر زوجہ حضرت نوح پیغمبر و زوجہ حضرت لوط پیغمبر
کہ باتفاق فریقین گنہگار تہین اور عایشہ و حفصہ کہ انہون نے بہید کو
رسول کی آگے کہولدیا اور انکے اوپر عتاب سورہ تحریم مین نازل ہوا
یہان الطیبات انکی اوپر کیونکر صادق آویگا اور حضرت آسیہ زن

فرعون کہ وہ یقیناً گناہون سے بری تہین طیبات مین داخل رہین گے
مگر فرعون کہ یقیناً کافر تہا اور طیب نہ تہا وہ طیبون مین کیونکر داخل ہو

سوال ۴۳ شرفا کی عورتون کا خاوند بوجہہ متعہ ضمایل ہو تو وہ مل سکتے
مین یا نہین فقط

جواب ۴۳ معلوم نہین کہ عبداللہ ابن زبیر کی مان شرفا سے تہین یا ارزال
تاریخ طبری مین لکہا ہے کہ عبداللہ ابن زبیر متعہ زادی تہی ہر کیف آپ نے
بیان کیا اور قرآن مجید سے ثابت کردیا کہ متعہ قسم نکاح کی ہے پس
جو حال نکاح دائمی کا ہے وہی حال متعہ کا ہے لیکن اہل سنت حنفی
المذاہب فرماتے ہین کہ بنابر اونکے مذہب کے اونکے شرفا کی عورتین
محض خرچی پر بدون نکاح و متعہ کے مل سکتی ہین یا نہین اوسکے
کہ موافق فتوای ابوحنیفہ کے کہ درصورت دینی خرچی کے زانی وزانیہ
سے حد کو ساقط کرتی ہین اونکو خوف جاری ہونے حد کا تو ہوگا نہین صاف
کہہ سکتی ہونگی سوال آج تو چین سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

سوال ۴۴ جو تہی متعہ مین بشہادت تفسیر فتح اللہ شیرازی رسول اللہ
کا رتبہ میسر آجاتا ہے پانچوین متعہ مین خدا ہی مل سکتی ہے یا نہین فقط

جواب ۴۴ آپکی مذہب کی کمالات ہین ہم تو کیا معلم الملکوت تک حیران
ہے بشہادت ابو منذر ابن ہشام ابن محمد ابن السایب الکلبی کتاب المثالب
مین ظاہر ہوتا ہے کہ بلا مداخلت متعہ و نکاح آپ کے مذہب ایسی مفتی پیدا
ہوتی کہ موافق اون کے رای کے بروایات اہل سنت وحی نازل ہونے

لگی پیغمبری کے کیا حاجت رہی بے بنا مان کے خدای ہاتھ لگ گئی اشعار

نیست اندر جبہ ام غیر از خدا   چند جوئی در زمین و در سما ؛

خود پیغمبر شد و پیام آورد   گشت خود کافر و نمود انکار ؛؛

خود کند ساز ہر گناہ کہ ہست   خود کند باز توبہ استغفار ؛؛

کہنی لگی لا الہ الا انا فاعبدون کی صدا دینی لگے محی الدین عربی

مقتدای سنیان کو دیکھئے کہ نصوص حکم مین ناکح ومنکوحہ کو ایک جانتے

ہین محشی فصوص متبین مین کہ جو لذت ملتی ہے وہ خدا کو ملتی ہے فقط

اب خدای پر ظاہر ہوگیا کہ واسطی عاصی و کافر کے بہی آپ کے

مذہب مین خدائی جائز ہے اور پیغمبر کو آپ کے یہان کون پوچہتا ہے

اسواسطی کہ آپ کے یہان لکہا ہے کہ محی الدین خاتم الاولیا ہین

اور خاتم الانبیا کو کہتی ہین کہ وہ مشکوۃ خاتم الاولیا سے احکام کو

حاصل کرتے ہین معاذ اللہ من تلك المفوت المذکورۃ فی الفصوص

المخالفۃ للنصوص بہرکیف درجہ کی لفظ تفسیر ملا فتح اللہ مین ہے اوسکا

ترجمہ آپ نے خلاف کیا ہے جنت مین درجات مین اور جہنم مین درکات ہین

اور اسمین کچہہ شک نہین کہ شیعیان حضرات علیہم السلام بسبب اطاعت

اونحضرات کے احکام مین اونکی منازل مین جگہہ پاوینگی حدیث علمای

امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپکی یہان مشہور ہے کیا عالمون پر اس

امت کے مثل اون انبیا کے وحی نازل ہوا کرتے تہی کوہ طور کی تجلی

نظر آتی ہے عصا انکا اژدہا ہو جاتا ہے سراسر فہم کا قصور ہے نیت مین آپکی

تمت بفقط و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ البررۃ الکرام اجمعین ابد الآبدین تمقہ المذنب السید علی حسن ابن العالم الہمام السید غلام امام حشرہما اللہ مع الائمۃ المعصومین علیہم السلام

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	کس	پس	۳۳	۲	مکافات	مکافات	۳۸	۲	ایت الیہ	آیت الیہ
۷	۷	کرا و میری	کر دو میری کتنا	ایضاً	۹	من مثل	یأتین مثل				
۸	۱۴	دیگے	دینگے	۳۴	۱	علامہ	علیہم	ایضاً	۷	حدیث	حدیث
ایضاً	۱۸	بجبر	بجبر	ایضاً	۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۸	ری	تھی
۹	۷	درنشتو	درخشندہ	۳۵	۶	ثق	[illegible]	ایضاً	۱۵	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۳	بتوانا	کیون	ایضاً	۱۰	لکھا ہوا ہے	لکھا	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]
۱۵	۲	بات	باپ	ایضاً	۱۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۷	[illegible]	چنانچہ
۱۶	۶	او	[illegible]	ایضاً	۵	انکی	اپنکی	ایضاً	۱۹	اوسے	سے
۱۸	۳	باقی جو	[illegible]	ایضاً	۱۸	[illegible]	[illegible]	۴۸	۷	ناطرۃ	ناظرۃ
ایضاً	۵	اوبی	اوبی کی	۳۶	۱	کہ مجھی	کہ اپنی	ایضاً	۱۳	[illegible]	[illegible]
۱۹	۱۰	خداسے	خدا سے	ایضاً	۷	ان	ان اللہ	۵۷	۲	ولم	وسلم
۲۰	۱۷	مالک کا	[illegible]	ایضاً	۱۹	[illegible]	قصہ [illegible]	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۲۱	۲	بعد	[illegible]	۳۰	۴	کر	کہ	ایضاً	۱۴	کاہہ	[illegible] اشعار
۲۳	۱۸	اوسکی	اوس	ایضاً	۱	ناکیین	ناحیین	ایضاً	۹	ہشام	تشام
۳۱	۱۹	بعبود	مشہود	ایضاً	۱۴	ستحر	متحیرہ	ایضاً	ایضاً	محشر	[illegible] محشری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۹	مناسب ہے کیونکہ کافر بدعتی ہین	نہایت کا کافر بدعتی
۶۰	۲	سا اہل	غرض اہل
ایضاً	۱۳	نہین	نہین ہین
ایضاً	۱۶	منزل	تنزل
ایضاً	۱۹	انکے	آپکے
۶۱	۱۱	اول	ادس
۶۶	۱۰	عرب کی	عرب سے
۶۹	۱۶	محسن	نہین
۷۰	۴	عتبانا	عتاب
ایضاً	۹	اعالون	اعمالیون
ایضاً	۱۷	مین فرمایا	مین ہیچ تکلمن
۷۲	۲	داخل	داخل ہین
۷۳	۳	حضرات	حضرت
۷۴	۹	استمراری	استمرار
ایضاً	۱۷	ادر	ادر خود
ایضاً	۱۰	محمدک	محمدک
ایضاً	۱۱	اہیب	یذہب
۷۵	۱۰	خرچی	آجورسے
	۱۱	خرچی	آجورسے
ایضاً	۱۷	مذہب	مذہبین
۷۶	۱۲	کرتے	کیا کرتے
ایضاً	۱۸	کرتے ہتی	کرتے ہیں
ایضاً	۱۹	وقصور	قصور

تمت

تمت تاریخ بیسی ہم ماہ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۶ مطابق تاریخ ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۸۹ بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج ـ

اشتہار کتاب سیف صارم بزبان اردو

مدت سے آپ حضرات کتاب سیف صارم کی تلاش مین تھے بحمدہ تعالی کہ وہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہو گئی ہے واقعی مین یہ کتاب مناظرہ مین بہت خوب ہے قیمت کتاب مجلد محصولڈاک ایک روپیہ ہے راقم آثم سید عابد علی عفی عنہ ـ